Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12 رمضان 1438 ہجری قمری 8 احسان 1396 ہجری شمسی 8 جون 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 جون 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے
تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے
کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو...... پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسلِ انسانی کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر' یا بجلی پر' یا شیر پر' یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اُس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راست بازی کیلئے بلائے گئے ہو، تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اُس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اُس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیوں کر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ اور ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے۔ اور اس کی قدرتیں جیسے پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اُس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں قصوں پر راضی ہوتے ہو۔ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں۔ جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اُس کو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑھ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے اردگرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیوں کر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دُنیا میں پایا جاتا ہے۔ چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 66 تا 68)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

’’العین‘‘ موبائل آئی کلینک کا افتتاح، یہ موبائل آئی کلینک بینن میں استعمال کیا جائے گا

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت افریقہ میں ہینڈ پمپس اور نلکے لگانے کے پروگرام کے سلسلہ میں خریدی گئی Boring Rig اور بانجل (گیمبیا) اور ٹوگو (Togo) کیلئے خریدی گئی ایمبولینسز کا معائنہ

واقفین نو خدّام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 23 اپریل 2017 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پندرہ منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

’العین‘ موبائل آئی کلینک کا افتتاح

پروگرام کے مطابق دس بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ’’العین موبائل آئی کلینک‘‘ (Al-Ain Mobile Eye Clinic) کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں اس کے ایک حصّہ میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کو ایک موبائل آئی کلینک تیار کرنے کا کام سپرد فرمایا تھا۔ ہیومینٹی فرسٹ نے ایک خالی ٹریلر 11 ہزار یورو میں خریدا۔ اسکے بعد اس ٹریلر میں تمام ضروری میڈیکل آلات نصب کئے۔ اس کام کا آغاز 20 دسمبر 2016ء کو ٹرک ٹریلر کی خرید سے کیا گیا اور چار ماہ کی کوشش کے بعد اس آئی کلینک کو مکمل طور پر تیار کرلیا گیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس موبائل آئی کلینک کو ’العین‘ کا نام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 30 رضا کاران نے اس خدمت میں دن رات کام کیا اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی جانب سے تفویض کئے گئے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اس موبائل کلینک میں چار کمرے بنائے گئے ہیں۔ ایک کمرہ تشخیص کیلئے بنایا گیا ہے جس میں آنکھ سے متعلقہ کسی بھی بیماری کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ ایک کمرہ ورک شاپ کا ہے۔ اس میں ہر قسم کی عینک موقع پر ہی بنائی جاسکتی ہے اور ضرورتمند کو اسی وقت دی جاسکتی ہے۔ اس ٹریلر کی خاص بات آپریشن تھیٹر ہے، جہاں بہترین اور صاف ستھرے ماحول میں آنکھ کا آپریشن کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ خاص طور پر موتیا کے آپریشنز کی سہولت ہے۔ اور یہ تمام آپریشنز کے آلات جرمنی میں کئے جانے والے آپریشنز کے معیار کے مطابق ہیں۔ اس آپریشن تھیٹر کے ساتھ ہی ملٹی فنکشنل کمرہ ہے۔ اس میں پانی اور سِنک دستیاب ہے اور مریض کیلئے بیڈ کی سہولت بھی ہے۔ یہاں پر آپریشن سے پہلے مریض کو تیار کیا جائے گا، مثلاً anaesthesia وغیرہ کیلئے۔ یہ سٹاف کیلئے بھی changing روم کے طور پر استعمال ہوگا، جہاں آپریشن کیلئے سٹاف تیاری کرے گا۔ یہ کمرہ مریضوں کیلئے pre-operative اور post-operative کیئر روم کے طور پر بھی استعمال ہوگا۔

اس موبائل کلینک میں مکمل آئی سائٹ ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ یہ ٹیسٹ manually بھی ہوسکے گا اور آٹومیٹک بھی ہوسکے گا اور اس کے لئے auto refractor meter بھی نصب کیا گیا ہے۔

کورنیا کے ٹیسٹ کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ موتیا کی تشخیص، آپریشن اور آپریشن کے بعد کی care، آنکھ کے زخم کا علاج اور ہر قسم کی عینک تیار کرنے کی سہولت بھی اس کلینک میں مہیا کی گئی ہے۔

اس موبائل کلینک کی تیاری پر کُل 55 ہزار یوروز کے اخراجات ہوئے ہیں۔ یہ موبائل کلینک انسانیت کی خدمت کرنے کیلئے افریقہ کے ملک بینن بھجوایا جائے گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے پاس اپنی boring rig ہونی چاہئے تاکہ افریقہ میں جو ہینڈ پمپس اور نلکے لگانے کا پروگرام جاری ہے اس میں مزید سہولت پیدا ہو۔

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کو Mercedes Benz Unimog Boring Rig خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ مشین مکمل طور پر hydraulic ہے اور 150 میٹر گہرائی تک ڈرِل کرسکتی ہے۔ اس کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ نہ تو بہت چھوٹی ہے اور نہ ہی بہت بڑی ہے۔ اس لئے ہر جگہ آسانی سے پہنچائی جاسکتی ہے۔

اس بورنگ رِگ کے ساتھ مخصوص آلات بھی ہیں، مثلاً مختلف قسم کے پائپس، جن کی لمبائی کل 150 میٹر بنتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف drills ہیں، جو کہ مختلف قسم کی زمین میں استعمال ہوسکتے ہیں۔ یہ بورنگ رِگ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے 32 ہزار یورو میں خریدی ہے جو افریقہ کے ممالک میں نلکے لگانے کے لئے استعمال کی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا بھی معائنہ فرمایا اور اس کے استعمال کے حوالہ سے مختلف امور کے متعلق دریافت فرمایا۔

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کو 2 ایمبولینسز خریدنے کی بھی توفیق ملی ہے۔ ان میں سے ایک ایمبولینس بانجل، گیمبیا بھجوائی جائے گی اور دوسری ایمبولینس ٹوگو (Togo) بھجوائی جائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں ایمبولینس کا بھی معائنہ فرمایا۔

آج واقفین نو (خدّام) اور واقفاتِ نو (لجنہ) کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دو علیحدہ علیحدہ پروگرام رکھے گئے تھے۔ پہلا پروگرام واقفین نَو (خدّام) کا تھا اور اس کا انتظام مسجد سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔

واقفین نو خدّام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور واقفین نو خدام کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حماد احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم توقیر احمد سہیل نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم سعادت احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا عربی متن پیش کیا۔ اور عزیزم انصر افضل نے اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ پیش کیا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ (ابن ماجہ باب الزہد فی الدنیا۔ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 803 صفحہ نمبر 640)

اسکے بعد عزیزم عمران ذکا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباسات پیش کئے۔

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک اور جائداد کو اپنا مقصود بالذّات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مومن کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے: مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَ ہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرۃ:113) اس جگہ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ کے معنے یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلّل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو، غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں اس کی خادم بنادے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 364)

نیز فرمایا: ’’چاہئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے ہر وقت مرنے کیلئے تیار تھے۔ بیعت کے معنے ہیں اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 504)

نیز فرمایا: ’’صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائدادیں تھیں، مال تھا، زر تھا، مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کرلیا کہ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کیلئے ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جائیں تو کون سی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔‘‘

(الحکم جلد 7 صفحہ 24، مورخہ 30 جون 1903ء)

منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

بعد ازاں عزیزم حنان احمد باجوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا درج ذیل منظوم کلام پیش کیا:

دنیا کے کام بے شک کرتا رہوں گا مَیں بھی
لیکن مَیں جان و دل سے اُس یار کا رہوں گا
برقی خیال دل میں، سَر میں رہے گا سَودا
اُس یار کو میں بُھولوں، اتنا نہ محو ہوں گا
چمکوں گا مَیں فلک پر، جیسے ہو کوئی تارا
بُھولوں کو رہ پہ لاوے، ایسی مَیں شمع ہوں گا
سورج کی روشنی بھی مدہم ہو جس کے آگے

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اسلام کی تعلیم جو آنحضرت ﷺ پر اتری ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے، اگر ہم میں سے ہر ایک اس رہنمائی پر عمل کرنے والا بن جائے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہوسکتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر زندگی گھر سے لے کر وسیع معاشرتی تعلقات تک قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والی تھی

پس حقیقی کامیابی اسی وقت ہوسکتی ہے جب ہم ہر معاملے میں اس اُسوہ کو اپنے سامنے رکھیں۔ بعض دفعہ انسان بڑے بڑے معاملات میں تو بڑے اچھے نمونے دکھا رہا ہوتا ہے لیکن بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتوں کو اس طرح نظر انداز کر دیا جاتا ہے جیسے ان کی اہمیت ہی کوئی نہ ہو

پس اگر اپنی زندگیوں کو ہم پُرسکون بنانا چاہتے ہیں، اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے ان کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور اس پر عمل کی طرف توجہ دلوائی

اِس وقت میں اِس حوالے سے مَردوں کی مختلف حیثیتوں سے ذمہ داریوں کے معاملے میں کچھ کہوں گا۔ مرد کی گھر کے سربراہ کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ مرد کی خاوند کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ مرد کی بحیثیت والد کے بھی ذمہ داری ہے۔ پھر اولاد کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ اگر ہر مرد اِن ذمہ داریوں کو سمجھ لے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے تو یہی معاشرے کے وسیع تر امن کے قیام کی اور محبت اور بھائی چارے کے قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ یہی باتیں اولاد کی تربیت کا ذریعہ بن کر پُرامن اور حقوق انسانی کے قائم کرنے والی نسل کے پھیلنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ گھروں کے سکون انہی باتوں سے قائم ہوجاتے ہیں

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد بھی جاہل لوگوں کی طرح ہی رہنا ہے، ان مسلمانوں کی طرح رہنا ہے جن کو دین کا بالکل علم نہیں ہے، اپنے بیوی بچوں سے ویسا ہی سلوک کرنا ہے جو جاہل لوگ کرتے ہیں تو پھر اپنی حالتوں کے بدلنے کا عہد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں

اگر گھروں کو پُرامن بنانا ہے، اگر اگلی نسلوں کی تربیت کرنی ہے اور ان کو دین سے منسلک رکھنا ہے تو مَردوں کو اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینی ہوگی

ہندوستان یا پاکستان سے بھی عورتیں اپنے خاوندوں کے ظلموں کے بارے میں لکھتی ہیں۔ دونوں جگہ، قادیان میں بھی اور پاکستان میں بھی نظارت اصلاح وارشاد اور ذیلی تنظیموں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور باقی دنیا میں بھی اپنی تربیت کے پروگرام کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے تبلیغ کر رہے ہیں اور دینی مسائل سیکھ رہے ہیں لیکن گھروں میں بے چینیاں ہیں تو اس سب علم اور تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں ہے

مَردوں کی بحیثیت باپ جو ذمہ داری ہے اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے، صرف یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ صرف ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچے کی تربیت کرے، باپوں کو بھی بچوں کی تربیت میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے

باپوں کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ دینی تربیت کی طرف توجہ دیں جہاں بچوں کی تربیت کی طرف عملی توجہ دیں وہاں ان کیلئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں، یہ بھی ضروری چیز ہے

جہاں اسلام باپ کو یہ کہتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دو اور ان کیلئے دعائیں کرو وہاں بچوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تمہارا بھی کچھ فرض ہے۔ جب تم بالغ ہوجاؤ تو ماں باپ کے بھی تم پر کچھ حقوق ہیں ان کو تم نے ادا کرنا ہے۔ یہ رشتوں کے حقوق کی کڑیاں ہی ہیں جو ایک دوسرے سے جڑنے سے پُرامن معاشرہ پیدا کرتی ہیں

بہر حال ایک مرد کی مختلف حیثیتوں سے جو ذمہ داریاں ہیں اسے انہیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے گھروں کو ایک ایسا نمونہ بنانا چاہئے جہاں محبت اور پیار کی فضا ہر وقت قائم رہے ایک مرد خاوند بھی ہے، باپ بھی ہے، بیٹا بھی ہے۔ اس لحاظ سے اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور مَردوں کی بہت ساری حیثیتیں اَور بھی ہیں لیکن یہ تین حیثیتیں مَیں نے بیان کی ہیں

(قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور اسوہ کی روشنی میں مَردوں کو نہایت اہم زرّیں نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 رمئی 2017ء بمطابق 19 رہجرت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اسلام کی تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس رہنمائی پر عمل کرنے والا بن جائے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔ آج غیر مسلم دنیا جو اسلام پر اور مسلمانوں کے عمل پر اعتراض کرتی ہے اس اعتراض کے بجائے یہ لوگ اسلام کی تعلیم پر صحیح رنگ میں عمل کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کے نمونوں کی مثال دے کر اسلام کے معتقد ہوجاتے۔ قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں لیکن ان سب کو ایک جگہ ایک فقرے میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر جمع کر دیا کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:22) کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر زندگی گھر سے لے کر وسیع معاشرتی تعلقات تک قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والی تھی۔ مگر بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پڑھتی تو ہے، اس بات کو بڑے احترام کی نظر سے بھی دیکھتی ہے لیکن اس پر عمل کے وقت اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ پس حقیقی کامیابی اسی وقت ہوسکتی ہے جب ہم ہر معاملے میں اس اُسوہ کو اپنے سامنے رکھیں۔ بعض دفعہ انسان بڑے بڑے معاملات میں تو بڑے اچھے نمونے دکھا رہا ہوتا ہے لیکن بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتوں کو اس طرح نظر انداز کر دیا جاتا ہے جیسے ان کی اہمیت ہی کوئی نہ ہو۔ جبکہ اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان باتوں کی طرف بہت توجہ اپنے ارشادات میں بھی اور اپنے نمونے میں بھی دلوائی ہے۔

پس اگر اپنی زندگیوں کو ہم پُرسکون بنانا چاہتے ہیں، اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے ان کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور اس پر عمل کی طرف توجہ دلوائی۔

اِس وقت میں اِس حوالے سے مَردوں کی مختلف حیثیتوں سے ذمہ داریوں کے معاملے میں کچھ کہوں گا۔ مرد کی گھر کے سربراہ کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ مرد کی خاوند کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ مرد کی بحیثیت والد کے بھی ذمہ داری ہے۔ پھر اولاد کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ اگر ہر مرد اِن ذمہ داریوں کو سمجھ لے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے تو یہی معاشرے کے وسیع تر امن کے قیام اور محبت اور بھائی چارے کے قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ یہی باتیں اولاد کی تربیت کا ذریعہ بن کر پُرامن اور حقوق انسانی کو قائم کرنے والی نسل کے پھیلنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ گھروں کے سکون انہی باتوں سے قائم ہو جاتے ہیں۔

آجکل کئی گھروں کے مسائل اور شکایات سامنے آتی ہیں جہاں مرد اپنے آپ کو گھر کا سربراہ سمجھ کر، یہ سمجھتے ہوئے کہ مَیں گھر کا سربراہ ہوں اور بڑا ہوں اور میرے سارے اختیارات ہیں، نہ اپنی بیوی کا احترام کرتا ہے اور اسے جائز حق دیتا ہے، نہ ہی اولاد کی تربیت کا حق ادا کرتا ہے۔ صرف نام کی سربراہی ہے۔ بلکہ ایسی شکایات بھی ہندوستان سے بھی اور پاکستان کی بعض عورتوں کی طرف سے بھی ہیں کہ خاوندوں نے بیویوں کو مار مار کر جسم پر نیل ڈال دیئے یا زخمی کر دیا۔ منہ سُوجا دیئے۔ بلکہ بعض لوگ تو اِن ملکوں میں رہتے ہوئے بھی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں۔ پھر بچوں اور بچیوں پر ظلم کی حد تک بعض باپ سلوک کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد بھی جاہل لوگوں کی طرح ہی رہنا ہے، ان مسلمانوں کی طرح رہنا ہے جن کو دین کا بالکل علم نہیں ہے، اپنے بیوی بچوں سے ویسا ہی سلوک کرنا ہے جو جاہل لوگ کرتے ہیں تو پھر اپنی حالتوں کے بدلنے کا عہد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

کیا مرد جو خدا کا حق ادا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے اور جو عملی حالت کے معیار بلند کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے اسے ادا کر رہے ہیں؟ اگر وہ اسے ادا کر رہے ہوں تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی ان کے گھروں میں ظلم ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب سے پہلے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے توحید کے قیام کی اہمیت اپنے بیوی بچوں پر واضح فرما کر اس پر عمل کروایا لیکن یہ کام بھی پیار اور محبت سے کروایا۔ ڈنڈے کے زور پر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گھر کے سربراہ ہونے اور دنیا کی اصلاح اور شریعت کے قیام کی تمام تر مصروفیات ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے اور پیار اور نرمی اور محبت سے یہ حق ادا کئے۔ گھر کا سربراہ ہونے کا حق اس طرح ادا کیا کہ پہلے یہ احساس دلوایا کہ تمہاری ذمہ داری توحید کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل کیلئے اٹھتے تھے اور پھر صبح نماز سے کچھ پہلے ہمیں پانی کے چھینٹے مار کر اٹھاتے تھے کہ نفل پڑھو۔ عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے وہ حق ادا کرو جو اللہ تعالیٰ کے حق ہیں۔ (بخاری کتاب الوتر باب ایقاظ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اھلہ بالوتر حدیث 997) (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل حدیث 1308)

پھر آپ اپنے گھر والوں کے حق ادا کس طرح فرماتے تھے؟ وہ کام جو بیویوں کے کرنے والے تھے ان میں بھی آپ ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپ گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کو نماز کا بلاوا آتا اور آپ مسجد تشریف لے جاتے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجۃ اھلہ......الخ حدیث 676)

پس یہ ہے وہ اُسوہ جو ہم نے اپنانا ہے اور ہمیں اپنانا چاہئے۔ نہ کہ بیویوں سے ایسا سلوک جو ظلم کے مترادف ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے گھریلو کاموں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے مزید فرماتی ہیں کہ اسی طرح آپ اپنے کپڑے بھی خود سی لیتے تھے۔ جوتے ٹانک لیا کرتے تھے۔ گھر کا ڈول وغیرہ مرمت کر لیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب من کان فی حاجۃ اھلہ......الخ حدیث 676 جلد 5 صفحہ 298 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

پس ان نمونوں کو سامنے رکھتے ہوئے بہت سے خاوندوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور اس پر توجہ دینی چاہئے کہ کیا ان کے گھروں میں یہ سلوک ہیں؟ یہ رویّے ہیں؟

اپنے صحابہ کو خاوند کے فرائض اور اس کے رویّے کے معیار کے بارے میں ایک موقع پر فرمایا جو حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مومنوں میں سے کامل الایمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجھا حدیث 1162)

پس ہر اس شخص کو جس کا اپنی بیویوں سے اچھا سلوک نہیں ہے جائزہ لینا چاہئے کہ اچھے اخلاق اور بیویوں سے اچھے سلوک کا مظاہرہ صرف ظاہری اچھا خُلق نہیں ہے بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان کے معیار کی بلندی کی بھی نشانی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاوند کے فرائض اور بیویوں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں‘‘ اور فرمایا کہ ’’ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اِتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریّہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے (بڑا) سختی سے پیش آتا ہے۔ حضور علیہ السلام اس بات سے (بہت رنجیدہ ہوئے) بہت کبیدہ خاطر ہوئے۔ اور فرمایا ’’ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے‘‘۔ پھر تحریر کرنے والے لکھتے ہیں کہ اس کے بعد حضور علیہ السلام بہت دیر تک معاشرت نسواں کے بارے (میں) گفتگو فرماتے رہے۔ اور آخر پر فرمایا کہ ’’میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا۔‘‘ (اونچی آواز سے بولے تھے) ’’اور مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگِ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے‘‘۔ (اونچی آواز میں بولے تھے اور خیال کیا کہ شاید اس میں دل کا کوئی رنج بھی شامل ہے) ’’اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا‘‘۔ (اس کے علاوہ کوئی سختی کا کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا لیکن اس کے باوجود بھی) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس کے بعد مَیں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے۔‘‘ (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 2-1۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے نمونہ آپ کا۔ اور پھر کسی دوست کے سختی سے پیش آنے پر آپ نے بڑی فکر اور درد کا اظہار کیا اور یہ نصیحت بھی فرمائی کہ ’’وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ذرا ذرا سی بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں، ہاتھ اٹھاتے ہیں ان کو کچھ ہوش کرنی چاہئے۔ یہ ہاتھ اٹھانا تو خیر علیحدہ رہا جیسا کہ مَیں نے کہا کہ زخمی بھی کر دیتے ہیں۔ ان کے لئے تو بہت ہی فکر کا لمحہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تو ان لوگوں کا پھر ایمان بھی کامل نہیں ہے۔ ان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد تھا اسی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی فکر ہوئی کہ جس کے ایمان کا وہ اعلیٰ معیار نہیں ہے پھر تو وہ کئی جگہ ٹھوکر کھا سکتا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتیں ہیں لیکن یہ چھوٹی نہیں ہیں۔ ان ملکوں میں تو پولیس تک معاملے چلے جاتے ہیں اور پھر جماعت کی بدنامی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ پھر دنیاوی سزا بھی بھگتتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لیتے ہیں۔

بعض مرد کہہ دیتے ہیں کہ عورت میں فلاں فلاں برائی ہے جس کی وجہ سے ہمیں سختی کرنی پڑی۔ اس پہلو سے مَردوں کو پہلے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ دین کے معیار پر پورا اترنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے ہی مَردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ □ ’’مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالحہ ہو سکتی ہے۔‘‘ (پہلی شرط تو یہی ہے کہ مرد نیک ہو تبھی اس کی بیوی بھی صالحہ ہوگی۔) فرمایا کہ ’’ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اُس کا اثر ہوتا ہے‘‘۔ صرف باتوں کی نصیحت نہ کرو۔ صرف ڈانٹ پھٹک نہ کرو بلکہ اپنے عمل سے یہ ثابت کرو کہ تم نیک ہو اور تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا ہے۔ ایسی نصیحت جو عمل سے ہوگی تو فرمایا کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ’’عورت تو در کنار اَور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔‘‘ (کوئی نہیں مانتا جب تک عمل نہ ہو۔) ’’اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اُس پر گواہ ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’......جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے؟ نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے، روتا ہے، تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخر ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متأثر ہوگی۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’عورت میں متأثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ ......ان کی درستی کے واسطے کوئی مدرسہ بھی کفایت نہیں کر سکتا‘‘۔ (عورتوں کو درست کرنے کے لئے کسی سکول کی ضرورت نہیں ہے، کسی ادارے کی ضرورت نہیں ہے۔) ’’جتنا خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے۔‘‘ (اگر اصلاح کرنی ہے تو خاوند اپنی اصلاح کر لیں۔ اپنے عملی نمونے دکھائیں تو ان کی اصلاح ہو جائے گی۔) آپ فرماتے ہیں ’’......خدا نے مرد عورت دونو کا ایک ہی وجود فرمایا ہے۔ یہ مَردوں کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقع دیتے ہیں کہ وہ ان کا نقص پکڑیں۔ ان کو چاہئے کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقع نہ دیں کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ تُو فلاں بدی کرتا ہے۔‘‘ (کبھی ایسا موقع مردوں کو نہیں دینا چاہئے کہ عورت یہ کہے کہ تم میں فلاں بدی ہے۔ تم تو یہ بدیاں کرتے ہو۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ انسان کو اتنا پاک صاف ہونا چاہئے کہ) ’’بلکہ عورت ٹکّریں مار مار کر تھک جاوے اور کسی بدی کا اسے پتہ مل ہی نہ سکے تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے اور وہ دین کو سمجھتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 208-207۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب ایسی صورت ہو کہ تلاش کرنے کے باوجود مرد میں کوئی برائی نظر نہ آئے تو تب پھر عورت اگر دیندار نہیں بھی ہے تو دین کی طرف اس کی توجہ پیدا ہوگی۔ یہاں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ عورتیں زیادہ دیندار ہیں۔ بعض دفعہ یہ شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند کی دین کی طرف توجہ نہیں۔

ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان مَردوں سے یہ توقعات ہیں جو آپ کی بیعت میں آئے اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مَرد ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جن کی شکایتیں عورتیں لے کر آتی ہیں کہ یہ مرد نماز میں سست ہیں۔ باجماعت نماز تو علیحدہ رہی گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتے۔ دین کا علم مَردوں کا کمزور ہے۔ چندوں میں کئی گھروں کے مرد کمزور ہیں۔ ٹی وی پر لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنے کی مردوں کی شکایات ہیں۔ بچوں کی تربیت میں عدم توجہگی کی شکایت مردوں کے بارے میں ہے۔ اور اگر کبھی گھر کا سربراہ بننے کی کوشش کریں گے بھی، باپ بننے کی کوشش کریں گے تو سوائے ڈانٹ ڈپٹ اور مار دھاڑ کے کچھ نہیں ہوتا۔ عورتیں مردوں سے سیکھنے کے بجائے بہت

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سے گھروں میں عورتیں مردوں کو سکھا رہی ہوتی ہیں یا ان کو توجہ دلا رہی ہوتی ہیں تا کہ بچے بگڑ نہ جائیں۔ جن گھروں میں بھی بچے عدم تربیت کا شکار ہیں وہاں عموماً وجہ مردوں کی عدم توجہ یا بیوی اور بچوں پر بے جا سختی ہے۔ کئی بچے بھی بعض دفعہ آ کے مجھے شکایت کر جاتے ہیں کہ ہمارے باپ کا ہماری ماں سے یا ہم سے سلوک اچھا نہیں ہے۔

پس اگر گھروں کو پُر امن بنانا ہے، اگر اگلی نسلوں کی تربیت کرنی ہے اور ان کو دین سے منسلک رکھنا ہے تو مَردوں کو اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مَردوں کو توجہ دلاتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ ’’مَرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے‘‘۔ (اس کے عمل سے بد اثر قائم ہو رہا ہے تو پھر آگے نسلوں میں بھی بد اثر پڑتا چلا جائے گا۔) فرمایا کہ ’’مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے مثلاً ایک قوت غضبی ہے۔‘‘ (غصہ ہے) ’’جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے‘‘۔ (غصہ فطرت میں ہے۔ ایک انسان میں ہوتا ہے۔ لیکن جب حد سے زیادہ بڑھ جائے تو پھر وہ جنون یا پاگل پنے کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ فرمایا کہ) ’’جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ گھر والوں کی بات تو علیحدہ رہی۔ مخالفوں سے بھی اس طرح غضبناک ہو کے باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ پس یہ ہے معیار کہ گھر میں بیوی بچوں پر غصہ نہیں کرنا اور یہ غصہ تو علیحدہ رہا، اگر کوئی مخالف ہے تو اس سے بھی غضبناک ہو کر اور عقل سے عاری ہو کر بات نہیں کرنی۔ مخالف کی بات کو ردّ کرنے کے لئے بھی مومن کے منہ سے غلیظ اور غضب سے بھرے ہوئے الفاظ نہیں نکلنے چاہئیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہندوستان یا پاکستان سے بھی عورتیں اپنے خاوندوں کے ظلموں کے بارے میں لکھتی ہیں۔ دونوں جگہ، قادیان میں بھی اور پاکستان میں بھی نظارت اصلاح و ارشاد اور ذیلی تنظیموں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور باقی دنیا میں بھی اپنی تربیت کے پروگرام کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ تبلیغ کر رہے ہیں اور دینی مسائل سیکھ رہے ہیں لیکن گھروں میں بے چینیاں ہیں تو اس سب علم اور تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

عورت کی نفسیات اور وہ کس طرح مرد کو دیکھ رہی ہوتی ہے، اس کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت، حلم، صبر اور جیسے اُسے (یعنی عورت کو) پرکھنے کا موقع ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا‘‘۔ (گھر میں ہر روز دیکھ رہی ہوتی ہے۔) فرمایا کہ ’’اسی لئے عورت کو سارِق بھی کہا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتی کہ آخرکار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا‘‘۔ (اسلام چھوڑ کر) ’’تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہوگئی۔ شراب وغیرہ اوّل شروع کی پھر پردہ بھی چھوڑ دیا۔ غیر لوگوں سے بھی (وہ عورت) ملنے لگی‘‘ (اس کی بیوی)۔ ’’خاوند نے پھر (دوبارہ) اسلام کی طرف رجوع کیا‘‘۔ (کچھ عرصہ بعد خاوند کو خیال آیا کہ میں نے اسلام کو چھوڑ کے غلطی کی تھی۔ دوبارہ اسلام کی طرف رجوع کیا) ’’تو اس نے بیوی کو (بھی) کہا کہ (اب) تُو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو۔ اس نے کہا کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے۔ یہ عادتیں جو شراب وغیرہ اور آزادی کی پڑ گئی ہیں یہ نہیں چھوٹ سکتیں‘‘۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 209-208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یہ تو ایک انتہا ہے کہ مرد اسلام سے بھی دور ہٹ گیا اور دور ہو کر عیسائیت اختیار کر لی لیکن بہت سے مرد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اسلام کو تو نہیں چھوڑتے۔ نام کی حد تک اسلام سے منسلک رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں لیکن آزادی کے نام پر بہت سی غلط حرکتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں ذکر کر کے آیا ہوں اور پھر ان کی دیکھا دیکھی یا مرد کے کہنے پر عورتیں بھی آزادی کے نام پر اسی ماحول میں ڈھل جاتی ہیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد مردوں کو خیال آتا ہے کہ بیوی زیادہ آزاد ہوگئی ہے اور جب اس کو اس آزادی سے واپس لانے کی کوشش کرتا ہے تو پھر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر مار دھاڑ بھی یہاں ہوتی ہے۔ یہاں بھی یہی قصے اور واقعات ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پھر ان ممالک میں پولیس فوراً بیچ میں آ جاتی ہے۔ عورتوں اور بچوں کے حقوق کے ادارے جو ہیں وہ بیچ میں آ جاتے ہیں اور پھر گھر بھی ٹوٹتے ہیں اور بچے بھی برباد ہوتے ہیں۔ پس اس سے پہلے کہ گھر ٹوٹیں اور بچے برباد ہوں ایسے مَردوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے جو ان پر اپنے بیوی بچوں کے بارے میں دین ڈالتا ہے اور جو اسلام نے ان کی ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔

عورتوں کے حق اور ان سے سلوک کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے۔ وَلَھُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡھِنَّ (البقرۃ 229:) کہ جیسے مَردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں، ویسے ہی عورتوں کے مَردوں پر (حقوق) ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔‘‘ یعنی ایسی سختی ہے ہاتھ منہ کے پردے کی اس طرح سختی ہے کہ عورت کے لئے سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی سختی نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن اسلام بڑا اسمویا ہوا مذہب ہے۔ دوسری طرف عورتوں کو بھی اعتدال کرنا چاہئے کہ پردے کی سہولت کے نام پر ضرورت سے زیادہ ہی آزادی حاصل نہ کر لیں اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ضرورت سے زیادہ آزاد ہوگئی ہیں اور برائے نام پردہ رہ گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ پس عورتیں بھی یاد رکھیں کہ سر اور جسم کو حیا کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ڈھانپنا ضروری ہے۔ یہی اللہ کا حکم ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

میاں بیوی کے تعلق کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اُس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو‘‘۔ (گھر میں ہی تعلقات ٹھیک نہیں تو پھر یہ بھی مشکل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھی صلح ہو اور اللہ کے احکامات پر عمل ہو۔) فرمایا کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 418-417۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ ہے وہ معیار جو ہر مرد کو اپنانا چاہئے۔

پھر مردوں کی بحیثیت باپ جو ذمہ داری ہے اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ صرف یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ صرف ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچے کی تربیت کرے۔ بیشک ایک عمر تک بچے کا وقت ماں کے ساتھ گزرتا ہے اور انتہائی بچپن کی ماؤں کی تربیت بچے کی تربیت کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے لیکن اس سے مرد اپنے فرائض سے بری الذّمہ نہیں ہو جاتے۔ باپوں کو بھی بچوں کی تربیت میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکے جب سات آٹھ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو اس کے بعد پھر وہ باپوں کی توجہ اور نظر کے محتاج ہوتے ہیں، ورنہ خاص طور پر اس مغربی ماحول میں بچوں کے بگڑنے کے زیادہ امکان ہو جاتے ہیں۔ یہاں بھی وہی اصول لاگو ہوگا جس کا عورتوں کے ضمن میں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مَردوں کو، باپوں کو اپنے نمونے دکھانے اور قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ باپوں کو جہاں بچوں کی عزت و احترام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ان کے اخلاق اچھے ہوں وہاں ان پر گہری نظر رکھنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ وہ ماحول کے بد اثرات سے بچ کر رہیں۔

پھر باپوں کا بچوں سے تعلق بچوں کو ایک تحفّظ کا بھی احساس دلاتا ہے۔ بہت سے باپ بچوں کے رویّوں کے بارے میں شکایت کرتے ہیں کہ ان میں جھجک پیدا ہوگئی ہے یا اعتماد کی کمی پیدا ہوگئی ہے یا غلط بیانی زیادہ کرنے لگ گئے ہیں۔ اور جب باپوں کو کہا جائے کہ بچوں کے زیادہ قریب ہوں اور ان سے ذاتی تعلق پیدا کریں، دوستانہ تعلق پیدا کریں تو عموماً دیکھنے میں آیا ہے پھر اس کے نتیجہ میں بچے کی جو کمزوریاں ہیں یہ دُور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پس بچوں میں باہر کے ماحول سے تحفّظ کا احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ باپ کچھ وقت بچوں کے ساتھ باہر گزار آئے۔

پھر باپوں کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ دینی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ جہاں بچوں کی تربیت کی طرف عملی توجہ دیں وہاں ان کے لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں۔ یہ بھی ضروری چیز ہے۔ تربیت کے اصل پھل تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگتے ہیں لیکن جو اپنی کوشش ہے وہ انسان کو ضرور کرنی چاہئے۔

تربیت کے طریق اور بچوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے‘‘۔ (حقیقی تربیت جو ہے اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔) ’’سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے‘‘۔ اپنے بارے میں فرمایا کہ ’’ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔‘‘ (تعلیم ہماری کیا ہے؟ اس کے آداب کیا ہیں؟ کیا قواعد ہیں؟ اس کی پابندی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔) ’’بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب فرماتے ہیں کہ ہم دعا کرتے ہیں تو ان دعاؤں کے معیار بھی بہت بلند ہیں۔ اس بات کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ اور دعا کے یہ معیار حاصل کرنے کے لئے ہمیں تو بہت زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس لئے اس طرف باپوں کو توجہ دینی چاہئے۔

بحیثیت باپ بچوں کی تربیت کی طرف کس طرح اور کس قدر توجہ دینی چاہئے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی تفصیل سے ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ □ ’’بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو۔ طالح نہ ہو۔‘‘ (یعنی بدکار اور بد نہ ہو بلکہ صالح اور نیک ہو۔) فرمایا کہ ’’مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صَرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ (الاعراف 197:)۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپے اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلّاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں‘‘۔ فرمایا ’’جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفّل کرے گا‘‘۔ اس کو سنبھال لے گا۔ اس کا کفیل ہو جائے گا۔ صلاحیت کے لئے کوشش کرے یعنی اس کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دے۔ فرمایا کہ ’’.....حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ مَیں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو۔ اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ‘‘۔ (بات وہی ہے کہ اولاد کا حق ادا کرنے کے لئے بھی اپنی حالت کو اس کے مطابق ڈھالنا ہو گا جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے اور تبھی اگلی نسل جو ہے وہ صحیح رستوں پر چلنے والی ہو گی اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنے گی۔) آپ فرماتے ہیں ’’خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو‘‘۔ فرمایا کہ ’’......پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 108 تا 110۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جہاں اسلام باپ کو یہ کہتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دو اور ان کے لئے دعائیں کرو وہاں بچوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تمہارا بھی کچھ فرض ہے۔ جب تم بالغ ہو جاؤ تو ماں باپ کے بھی تم پر کچھ حقوق ہیں۔ ان کو تم نے ادا کرنا ہے۔ یہ رشتوں کے حقوق کی کڑیاں ہی ہیں جو ایک دوسرے سے جڑنے سے پُرامن معاشرہ پیدا کرتی ہیں۔

ماں باپ کے حق ادا کرنے کی کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کی کتنی اہمیت ہے۔ اس بات کا اِدراک ہر مومن کو ہونا چاہئے۔ ایک لڑکا جب بالغ ہوتا ہے تو اس نے کس طرح ماں باپ کا حق ادا کرنا ہے اِس بات کو سمجھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں۔ فرمایا ☐ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں زندہ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الجہاد باذن الابوین حدیث 3004)

پس والدین کی خدمت کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

پھر یہی نہیں بلکہ آپس میں محبت اور پیار کو پھیلانے کے لئے والد کے دوستوں سے بھی حسنِ سلوک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین حدیث 5143)

پھر اس بات کو مزید کھول کر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابواسید الساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین حدیث 5142)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔ (الجامع لشعب الایمان جلد 10 صفحہ 265-264 باب برالوالدین حدیث 7471 مکتبۃ الرشد ناشرون الریاض 2004ء)

پس بچے صرف نخرے اٹھانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ بلوغت کو پہنچ کر ان کے بھی کچھ فرائض ہیں اور ماں باپ کے بھی کچھ حقوق ہیں جو انہوں نے ادا کرنے ہیں۔ شادیوں کے بعد خاص طور پر ان فرائض کی طرف توجہ دینی ضروری ہے اور اگر انسان بیوی کے بھی فرائض ادا کر رہا ہو اور والدین کی بھی خدمت کر رہا ہو اور بیوی کو بھی حکمت سے یہ احساس دلائے کہ ساس سسر کی کیا اہمیت ہے اور خود بھی اپنے ساس سسر کی خدمت اور اس کی اہمیت کو جانتا ہو تو گھروں میں جو بعض دفعہ جھگڑے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں کبھی پیدا نہ ہوں۔

بعض دفعہ دینی اختلاف کی وجہ سے باپ بیٹوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض نومبائعین اب بھی یہ سوال کرتے ہیں۔ اس صورت میں بیٹوں کو باپوں سے نیک سلوک بھی کرنا ہے اور ان کی خدمت بھی کرنی ہے۔ ایک مرتبہ بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام شیخ عبدالرحمن صاحب سے ان کے والد صاحب کے بارے میں حالات دریافت فرما رہے تھے اور اس کے بعد آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ ’’ان کے حق میں دعا کیا کرو‘‘۔ (وہ احمدی نہیں تھے۔ غیر مسلم تھے۔) ’’ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیّز شخص ہوتا ہے۔ شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجا لاؤ‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 175 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔

پس یہ عمومی اصول بھی ہے تبلیغ میں کہ نرم زبان ہمیشہ استعمال ہونی چاہئے اعلیٰ اخلاق دکھلانے چاہئیں۔

پھر ایک اور واقعہ ہے۔ یہاں باپ بھی مسلمان ہے۔ اس کا تفصیلی جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا☐

’’ایک شخص نے سوال کیا کہ یا حضرت! والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض کی ہے مگر میرے والدین حضور کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ سے سخت بیزار ہیں اور میری شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ جب مَیں حضور کی بیعت کے واسطے آنے کو تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ہم سے خط و کتابت بھی نہ کرنا اور اب ہم تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اب میں اس فرض الٰہی کی تعمیل سے کس طرح سبکدوش ہو سکتا ہوں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ والدین کی خدمت کرو اور وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔ تعلق نہیں رکھنا چاہتے تو مَیں اس خدمت کو، اس فرض کو کس طرح پورا کروں)۔ آپ نے فرمایا کہ ’’قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا (بنی اسرائیل: 26) کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی ایسے مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی۔ بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبرگیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقع ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیّت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدّنظر رکھو اور نیّت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہرحال خدا کا حق مقدّم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو اور صحت نیّت کا خیال رکھو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 130 تا 131، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) نیت صحیح ہونی چاہئے۔ پس بہت سے لوگ جو آج بھی یہ سوال پوچھتے ہیں کہ والدین کے بھی فرائض ہیں۔ ان کو ایسے حالات میں ہم کیسے ادا کریں؟ تو ان کے لئے یہ جواب کافی ہے۔

بہرحال ایک مرد کی مختلف حیثیتوں سے جو ذمہ داریاں ہیں انہیں اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے گھروں کو ایک ایسا نمونہ بنانا چاہئے جہاں محبت اور پیار کی فضا ہر وقت قائم رہے۔ ایک مرد خاوند بھی ہے، باپ بھی ہے، بیٹا بھی ہے۔ اس لحاظ سے اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور مَردوں کی بہت ساری حیثیتیں اَور بھی ہیں لیکن یہ تین حیثیتیں مَیں نے بیان کی ہیں تا کہ گھر کی جو بنیادی اِکائی ہے جب اس بنیادی اِکائی میں امن قائم ہو اور اس میں زیادہ سے زیادہ حسن پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تو تبھی معاشرے کے امن کا ضامن بنا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف
یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رمارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو
جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رمارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم علاء عثمان صاحب (4)

گزشتہ تین اقساط میں ہم نے مکرم علاء عثمان صاحب آف سیریا کی بیعت اور سیریا میں ہونے والے فسادات میں ان کے خاندان پر ہونے والے بعض مظالم کا تذکرہ کیا تھا۔ اس قسط میں باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔

سفرِ ہجرت کی کہانی

مکرم علاء عثمان صاحب بیان کرتے ہیں: دوسری دفعہ موت کے منہ سے رہائی کے بعد میں نے اپنے اس ملک کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہنے کا فیصلہ کرلیا جس میں اٹھنے والا ہر قدم مرحلۂ دار وصلیب دکھائی دیتا تھا۔ میں نے رہائی کے بعد تین روز تک اپنے ہم زلف کے گھر میں آرام کرنے کے بعد اپنی وکیل سے کہا کہ چونکہ جج نے مجھے ہر تہمت سے بری قرار دیا ہے اس لئے مجھے اس کے اس فیصلہ کی نقل چاہئے جس کی بناء پر میرے لئے ملک سے باہر سفر کرنا آسان ہوجائے گا۔ اگلے روز وکیل نے یہ ڈاکومنٹ فراہم کردیا جسے لے کر ہم سیدھے ٹریول ایجنٹ کے پاس گئے اور ترکی جانے کے لئے جہاز کے ٹکٹ خرید لئے۔ دو ہفتوں کے بعد ہماری فلائٹ تھی۔ اس عرصہ میں ہم نے قریبی رشتہ داروں سے الوداعی ملاقاتیں کیں اور دعائیں کرتے رہے کہ کوئی اور روک نہ پڑ جائے۔ سفر سے ایک روز پہلے ہم نے ایک ٹیکسی والے سے بات کی تو وہ ہمیں دمشق سے بیروت ایئر پورٹ پر لے جانے کے لئے راضی ہوگیا۔ ہم صبح گیارہ بجے نکلے۔ جگہ جگہ چیک پوسٹوں پر روک روک کر انتظار کروایا جاتا رہا۔ گو اس سفر میں جگہ جگہ ''ہر قدم دوریٔ منزل ہے نمایاں مجھ سے'' کا احساس ہوتا رہا، لیکن خدا تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال رہا کہ ہم ہر چیک پوسٹ سے صحیح وسالم نکل کر منزل کی طرف گامزن رہے۔ محض دو تین گھنٹوں کا سفر آٹھ گھنٹوں میں طے کرنے کے بعد ہم بیروت ایئر پورٹ پر پہنچ گئے۔ ہماری فلائٹ کے اڑنے میں ابھی بھی گیارہ گھنٹے کا وقت باقی تھا جو خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے گزارا۔ اور پھر اگلے روز ہم ترکی پہنچ گئے۔

ہم دو روز کے سفر سے تھکے ہوئے تھے۔ سامان بھی کافی تھا لیکن ترکی میں نہ کوئی واقف، نہ کوئی ٹھکانا اور نہ ہمیں ان کی زبان آتی تھی۔ میں نے ائیر پورٹ سے باہر نکل کر ایک ٹیکسی والے سے انگریزی میں بات کر کے کہا کہ ہمیں کسی اچھے ہوٹل میں لے چلو۔ اس نے ایک جگہ ہمیں اتار دیا جہاں بہت سے ہوٹلز تھے۔ میں اپنا سامان فُٹ پاتھ پر رکھ کر کسی مناسب ہوٹل کی تلاش میں نکلا تو ایک جگہ انگریزی میں فلیٹس کرائے پر دستیاب ہونے کے بارہ میں اعلان پڑھا۔ میں فوراً اس دفتر میں گیا اور تین روز کیلئے ایک فلیٹ لے لیا۔ گو یہ فلیٹ بہت مہنگا تھا لیکن مجھے یقین تھا کہ تین روز میں ہم کوئی مناسب بندوبست کرلیں گے۔

میری اہلیہ نے سیریا سے ہی فیس بک کے ذریعہ ترکی کی ایک عورت سے رابطہ کیا تھا جو سیریا سے آنے والی فیملیز کو کرائے کے گھر تلاش کرنے میں مدد دیتی تھی۔ دو روز آرام کرنے کے بعد میری اہلیہ نے کوشش کی تو اس عورت سے رابطہ ہوگیا اور اگلے دن اس نے ملنے کیلئے وقت بھی دے دیا۔ پھر اسکی مدد سے ہم نے سال بھر کیلئے گھر بھی لے لیا اور بچوں کا بھی اسکول میں داخلہ کروادیا۔

جرمنی کا سفر اور احباب کا اخلاص

میں ظلم اور دکھ کی سرزمین سے نکل آیا تھا، اور میرے ذہن میں اس سے آگے سفر کرنے کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی ہم اردگرد سے ہر روز سنتے کہ آج فلاں فیملی یورپ چلی گئی اور آج فلاں اپنے اہل خانہ کے ساتھ یورپ کے فلاں ملک کی جانب سفر کر گیا ہے۔ یہ کوئی آسان سفر نہ تھا۔ تاہم ہر طرف سیرین مہاجرین کے ساتھ ایک ہمدردی کی فضا بن چکی تھی اس لئے سفر کے کئی راستے کھل چکے تھے۔ میں اس کے بارہ میں سنجیدگی سے سوچنے لگ گیا۔ میں برطانیہ کی طرف ہجرت کرنا چاہتا تھا لیکن اس کا کوئی راستہ نہ نکل سکا۔ پھر ایک سیرین احمدی دوست مکرم ماہر المعانی صاحب کے کہنے پر ہم نے جرمنی جانے کا پروگرام بنالیا۔ یہ بھی ایک بہت لمبی داستان ہے جس میں طرح طرح کے خطرات ہیں جسے مختصر کرتے ہوئے صرف اتنا کہتا ہوں کہ اس وقت اکثر ملکوں نے سیرین مہاجرین کیلئے دروازے کھول دیئے تھے یا اپنے ملک سے گزرنے کی سہولت فراہم کی تھی۔ چنانچہ مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے ہم کئی دنوں کے سفر کے بعد جرمنی پہنچ گئے۔

ہمارا سفر لمبا ہوگیا اور ہم جلسہ کے وقت جرمنی نہ پہنچ سکے بلکہ جلسہ کے ایام کے دوران ہم سربیا میں تھے اور 18 راگست 2015ء کو ہم جرمنی میں داخل ہوئے۔ اس وقت میرے پاس میرے ایک سیرین احمدی دوست مکرم عرفات ابراہیم صاحب کا فون نمبر تھا جس نے قبل ازیں ہی مجھے کہا ہوا تھا کہ جرمنی پہنچتے ہی میں اس سے رابطہ کروں اور اس کے گھر پہنچنے کی کوشش کروں۔ چنانچہ میں نے اس سے رابطہ کیا اور ٹرین کے ذریعہ اس کے شہر جانے کا فیصلہ کیا۔ سٹیشن پر بہت سے سیرین موجود تھے ان میں سے بعض جرمنی کے رہائشی بھی تھے اور ایسے ہی ایک دوست نے مجھے ٹکٹ خریدنے اور پھر مختلف گاڑیاں بدلنے کا طریقہ سمجھادیا۔ بہر حال ہم آدھی رات کے بعد عرفات ابراہیم صاحب کے شہر پہنچ گئے جہاں سٹیشن پر ہی وہ ہمارا منتظر تھا۔ وہ ہمیں ساتھ لے گیا اور ہم تین روز تک اس کے گھر میں رہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ان تین روز میں سفر کی تھکان کی وجہ سے ہمیں اپنی ہوش نہ رہی۔ عرفات ابراہیم صاحب کی ضیافت اور اخوّت کے جذبے نے ہمیں سب کچھ بھلادیا۔ میری اہلیہ بھی عرفات صاحب کی اہلیہ کی بہترین دوست بن گئی اور میرے بچے اس کے بچوں سے بہت مانوس ہوگئے۔

تین روز کے بعد ہم نے اسائلم کردیا۔ ابتداء میں کسی قدر تنگی کا سامنا کرنا پڑا لیکن الحمد للہ کہ جلد ہی تمام امور درست ہوگئے اور ہمیں علیحدہ رہائش مل گئی۔

جرمنی پہنچنے کے بعد میں نے مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب سے رابطہ کیا، دمشق میں عربی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران ان سے ہمارا اچھا تعلق بن گیا تھا۔ اسی طرح ہمارے سیرین احمدی مکرم مازن عقلہ صاحب سے بھی رابطہ کیا۔ سب نے ہی دلی مسرت کا اظہار کیا اور اطمینان دلاتے ہوئے ہر قسم کی مدد کی پیشکش کی۔

لقاءِ حبیب

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک روز مجھے مکرم حفیظ اللہ صاحب کا فون آیا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دوبارہ جرمنی میں تشریف لارہے ہیں اور اس موقع پر یہاں پہنچنے والے عرب احمدیوں کو بھی حضور انور کی زیارت اور آپ سے ملاقات کا موقع دیا جائے گا۔ بہرحال جب ہمیں اس بارہ میں پتا چلا تو ہم کشاں کشاں دوڑے چلے آئے۔ فرینکفرٹ میں ہمارا اس طرح استقبال کیا گیا جیسے ہم کوئی نہایت قیمتی اور انمول چیز ہوں۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہماری ملاقات کا وقت بھی آپہنچا۔ اپنے آقا کی ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے عرب احمدیوں کی اس لسٹ میں پہلا نام ہمارا تھا۔ میں نے اس ملاقات کے لئے بہت کچھ سوچ رکھا تھا لیکن حضور انور کے دفتر میں داخل ہوتے ہی تمام الفاظ اور جملے خلط ملط ہوگئے۔ زبان لڑکھڑا رہی تھی اور جسم پر بھی لرزہ طاری تھا۔ میں نے جب اپنی اہلیہ کی طرف دیکھا تو اس کی حالت مجھ سے زیادہ مختلف نہ تھی، اس کے آنسو نکلتے ہی جارہے تھے۔ شاید حضور انور کو ہماری حالت کا اندازہ ہوگیا تو آپ نے کمال شفقت سے میرے ہاتھ کو پکڑ کر تسلی دلائی۔ یہاں پر میری حالت اس شخص کی سی تھی جسے مدتوں کے سفر کی تھکان کے بعد اچانک منزل مل جائے، جسے دکھ والم کے خاردار جنگلوں سے گزرنے کے بعد اچانک گلستان نظر آجائے، اور جسے زندگی کے اندوہناک حادثوں کے بعد ایک شفیق اور غمگسار شخص اپنے سینے سے لگالے۔ اس صورتحال کو محسوس کرتے ہی میرے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور آنکھیں اشکوں کی زبانی حالِ دل سنانے لگ گئیں۔

جب ہم کسی قدر سنبھلے اور اپنے فرد فرد خیالات کو کسی قدر یکجا کرنے میں کامیاب ہوئے تو حضور انور نے ہمارے ساتھ انگریزی زبان میں گفتگو شروع فرمائی۔ ہمارے ساتھ دو مترجم موجود تھے لیکن حضور انور کی شفقت کے پیش نظر اچانک میں نے کہہ دیا کہ سیدی آپ بیشک انگریزی زبان میں کلام فرمائیں لیکن مجھے اجازت دیں کہ میں حضور انور کی بات کا جواب عربی زبان میں ہی دوں۔ حضور انور نے فوراً میری عرضی قبول فرمالی اور پھر یوں ہوا کہ حضور انور انگریزی زبان میں گفتگو فرماتے رہے اور میں عربی زبان میں عرض کرتا رہا اور ہمیں کسی ترجمان کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ حضور انور میری بات مکمل طور پر سمجھتے اور اس کا جواب عطا فرماتے رہے۔ اس دوران ہم کبھی حضور انور کے کلام سے محظوظ ہوتے تو کبھی آپ کے چہرۂ مبارک پر عیاں نور سے فیضیاب ہوتے اور کبھی آپ کے ہونٹوں پر بکھرنے والی مسکراہٹ پر نظر ڈال کر سرشار ہوئے جاتے تھے۔

ہماری ملاقات تقریباً دس منٹ تک جاری رہی جس کے آخر پر حضور انور نے بچوں کو پین اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور پھر ہمیں بلا کر قریب کھڑا کر کے تصویر کھنچوانے کا موقع بھی عطا فرمایا۔ یہ تصویر ہمارے ڈرائینگ روم میں لگی ہے اور جب بھی اسے دیکھتا ہوں تو شکر کے جذبات اُمڈ آتے ہیں کہ خدا نے محض اپنے فضل سے ہمیں ایک نبی اور پھر اس کے خلیفہ کے ساتھ ایمان واخلاص سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

یہ حضور انور سے میری تیسری ملاقات تھی۔ اس سے قبل میں 2004ء اور 2005ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ملاقات کر چکا تھا لیکن اس وقت میں غیر شادی شدہ تھا اور اہل وعیال کے ساتھ میری یہ پہلی ملاقات تھی۔

خلیفۂ وقت کی نصیحت اور دعا کی برکت

یہاں مجھے ایک واقعہ بھی یاد آگیا کہ 2005ء میں میری عمر 27 سال تھی اور میں نے دوران ملاقات حضور انور کی خدمت میں لندن سے کسی احمدی لڑکی سے شادی کے بارہ میں راہنمائی کی درخواست کی۔ حضور انور میری بات سن کر مسکرائے اور فرمایا: علاء! جس بارہ میں تم سوچ رہے ہو وہ برا نہیں ہے لیکن بہت سے واقعات کے بارہ میں سننے اور دیکھنے کے بعد میری یہی نصیحت ہے کہ تم اپنے ملک اور اپنے معاشرے سے اور اپنی ہم زبان کسی احمدی لڑکی سے شادی کرلو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زبان اور علاقہ کے اختلاف اور عادات وتقالید کے فرق کی وجہ سے میاں بیوی کے مابین ہم آہنگی کی فضا قائم نہیں ہو پاتی اور نتائج اچھے نہیں نکلتے۔ میں حضور انور کی بات سمجھ گیا اور فوراً اسمعًا و طاعةً عرض کیا۔

میرے والد صاحب نے لندن جاتے وقت مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ حضور انور سے شادی کے بارہ میں راہنمائی لینا۔ اب جب میں نے واپس آنے کے بعد والد صاحب کو حضور انور کی نصیحت کے بارہ میں بتایا تو والد صاحب نے کہا کہ امیر المومنین کے ارشاد کے بعد وہی ہوگا جو حضور انور نے فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم نے رشتہ کی تلاش شروع کردی اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک احمدی خاندان کی مخلص لڑکی کا رشتہ عطا فرمادیا اور حضور کے ارشاد کے محض چند ماہ کے بعد ہی میری شادی ہوگئی۔ اس شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی غیر معمولی تائید اور مدد فرمائی کہ مجھے نہ صرف اولاد کی نعمت سے نوازا بلکہ کام بھی مل گیا اور رزق ومال میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور میں آج تک بفضلہٖ تعالیٰ نہایت خوش ازدواجی زندگی گزار رہا ہوں۔

جلسہ سالانہ۔ ایک عظیم روحانی اجتماع

ہجرت کے بعد جرمنی میں ہمارا بہت سے احمدیوں سے تعارف ہوا اور چند ایک اجتماعات میں بھی حاضر ہونے کا موقع ملا تاہم جلسہ سالانہ کا ہمیں بشدت انتظار تھا۔ اور پھر وہ وقت بھی آگیا جب ہر رنگ وقوم کے افراد کالسروئے میں جمع ہوئے اور ہم بھی ان روحانی فضاؤں سے لطف اندوز ہونے وہاں جا پہنچے۔ یہ ایک عجیب احساس تھا کہ سب ایک امام کے پیچھے تھے۔ ایک دل کی دھڑکن کے ساتھ تمام دل دھڑک رہے تھے۔ اور پھر جلسہ کے آخری روز ہمیں بتایا گیا کہ عربوں کی حضور انور سے علیحدہ ملاقات ہے۔ اس ملاقات کا بھی حال ہماری فیملی ملاقات سے کچھ مختلف نہ تھا کیونکہ میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے فصحاء کی زبان مناسب کلمات کی تلاش میں لڑکھڑا رہی تھی۔

لوگوں نے اپنے پیاروں کے سلام اور درخواست ہائے دعا حضور انور کی خدمت میں عرض کیں۔ حضور انور نے سب کی باتیں تسلی سے سنیں اور نصائح سے نوازا۔ ان نصائح میں سے ایک اہم نصیحت یہ بھی تھی کہ خود نمونہ بنیں اور اس معاشرہ میں نیک اثر کے ذریعہ تبلیغ کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلیفۂ وقت کا سلطان نصیر اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21 راپریل 2017)

......☆......☆......☆......

ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں، احادیث میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3؍مارچ 2017 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آج کل لڑکے لڑکیوں کے رشتوں اور عائلی زندگی میں کیا مسائل درپیش ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لڑکی کی رشتے کی عمر ہوتی ہے تو پڑھائی کو عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کئے جاتے اور بڑی عمر میں رشتے ہونے پر انڈرسٹینڈنگ نہ ہونے کا جواز بنا کر رشتوں میں دُوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ماں باپ بھی لڑکیوں کو ایسی باتیں سکھاتے ہیں جس سے خاوند بیوی کا آپس کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ شادی کے بعد لڑکیوں پر ظلم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض لڑکوں کا رشتوں کے معاملے میں کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اکثر لڑکے اور لڑکیاں بھی قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ پھر ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبردستی کرکے ایسے رشتے کروا دیتے ہیں جو تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے۔ بعض لڑکے کہیں اور دلچسپی رکھ رہے ہوتے ہیں لیکن ماں باپ کے سامنے انکار نہیں کرتے اور ان کی مرضی کے مطابق شادی کرلیتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ بعد ان بیچاری لڑکیوں پر ظلم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

سوال بعض اوقات اچھی بھلی شادی شدہ زندگی گزارنے کے بعد مرد یا عورت کے دماغ میں کیا کیڑا اکلبلاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کئی بچے ہونے کے بعد، کافی عرصہ کے بعد، اچھی بھلی زندگی گزارنے کے بعد ایک دم مرد کے دماغ میں کیڑا اکلبلاتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میرا اپنی بیوی کے ساتھ گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے مَیں دوسری شادی کرنے لگا ہوں یا تمہیں طلاق دینے لگا ہوں یا ایک عرصہ کے بعد بیوی کہتی ہے کہ مَیں نے اپنی زندگی اس شخص کے ساتھ بڑی تکلیفوں میں گزاری ہے اب برداشت نہیں کرسکتی اس لئے خلع لینی ہے۔

سوال ماں باپ کی علیحدگی کے بعد بچوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بات تو معلومات رکھنے والے دنیاوی اداروں کے کوائف سے بھی ثابت شدہ ہے کہ ماں باپ کی علیحدگی کے بعد جس کے پاس بھی بچے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

سوال بعض اوقات لڑکے کی ماں یا رشتہ دار کس طرح لڑکی کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لڑکے کی ماں یا عزیز رشتہ دار لڑکی کے سامنے ہر وقت لڑکے کی تعریف کرتے رہیں گے کہ ہمارا لڑکا ایسا ہمارا لڑکا ویسا اور لڑکی کو کسی نہ کسی بہانے کمتر ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر لڑکی کسی وجہ سے کوئی ملازمت کر رہی ہے تو پھر بھی اسے طعنے ملتے ہیں۔

سوال لڑکے کس طرح بعض اوقات غیر ذمہ داری کا نمونہ پیش کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لڑکیوں کو یہ بھی شکوہ ہے کہ لڑکے شادی کی اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ یہاں کے ماحول کے زیر اثر ہمارے احمدی لڑکوں میں اور ایشین اوریجن کے لڑکوں میں بھی یہی بیماری ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ابھی تو ہم چھوٹے ہیں اور ذمہ داری نہیں نبھا سکتے۔

سوال حضور انور نے ہم احمدیوں کو مسائل کا حل کہاں سے تلاش کرنے کی تلقین کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں، احادیث میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کس بات کا عہد لیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔

سوال شادی بیاہ کے معاملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا ہدایت دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شادی بیاہ کے معاملہ میں آنحضرتؐ سے ہدایت ملی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عورت سے چار وجوہات کی بناء پر شادی کی جاتی ہے۔ اسکے مال کی وجہ سے۔ اس کے حسب و نسب کی وجہ سے۔ خاندان کی وجہ سے۔ اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اسکے دین کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کا انتخاب کرو خدا تمہارا بھلا کرے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ طے کرنے سے پہلے کیا کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ دین دیکھنا بیشک ترجیح ہے لیکن بعض دفعہ ہر جوڑ ہر ایک کیلئے مناسب نہیں ہوتا۔ اس لئے رشتوں سے پہلے استخارہ کرلیا کرو۔

سوال رشتوں میں خیر و برکت کے حصول کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ نے ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سُکھ کا موجب ہوگا۔ سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح کی غرض ذَاتِ الدِّیْن ہو۔ حسن و جمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ حسب و نسب اس کے محرکات نہ ہوں۔ پہلے نیت نیک ہو۔ پھر اس کے بعد دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے بہت استخارہ کرو۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے استخارہ کرنے کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب آپ نے فرمایا کہ ہمارے نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ کوشش کیا کرو کہ دیندار انسان مل جاوے اور چونکہ حقیقی علم، اخلاق، عادات اور دیانتداری سے آگاہ ہونا مشکل کام ہے، جلدی سے پتا نہیں لگ سکتا اس لیے استخارہ کرلیا کرو۔

سوال خطبہ نکاح میں پڑھی جانے والی آیات میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ ان میں یہ نصیحت ہے کہ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ قولِ سدید سے کام لو۔ یہ جائزہ لو کہ تم اپنے کل کے لئے کیا آگے بھیج رہے ہو۔

سوال نکاح کی مبارک باد دینے کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب نکاح کی مبارکباد کے موقع پر نبی کریمؐ نے دعا سکھائی بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رشتہ ناتا میں کن باتوں کو ملحوظ رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: رشتہ ناتا میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔

سوال کُفو کو کس حد تک دیکھنا چاہئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب آپؑ فرماتے ہیں: اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں جو بطور فرض کے ہو۔ اگر کفو میں کسی اور کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے جائز نہیں ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شادی کی کیا غرض وغایت بیان فرمائی ہے؟

جواب آپ نے فرمایا: ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو۔ جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ (النساء:25) یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفّت اور پرہیزگاری۔ دوسری حفظ صحت۔ تیسری اولاد۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے آیت کریمہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ۔ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھر میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ دیکھو اس میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ۔ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔‘‘ (جب الگ الگ گھر ہوں گے تبھی تو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔

سوال جو لوگ اپنی بیویوں کو چھوڑنے میں جلد بازی کرتے ہیں اور ان سے حسن سلوک نہیں کرتے ان کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ بیویوں کی جو تمہارے خیال میں بظاہر ناپسندیدہ باتیں ہیں ان کے بارے میں بھی فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس بظاہر ناپسندیدہ بات میں بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی چھپی ہوئی ہو اور جلد بازی اور غلط رویّے کی وجہ سے اس بھلائی اور خیر سے تم محروم ہو جاؤ۔

سوال جو لوگ بغیر جائز ضرورت کے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ان کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَردوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر دوسری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض شرائط اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ہے۔ یہ نہیں کہ بچوں والے ہیں، ہنستا بستا گھر ہے اور یہاں کے ماحول کے زیر اثر یا تھوڑی سی کشائش اللہ تعالیٰ نے دے دی تو شوق پورا کرنے کے لئے شادی کرلے یا غلط طریقے سے دوستیاں کرکے شادی کرلی۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے ایک سے زائد شادی کے متعلق میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اگر شریعت کو سپر بنا کر شہوات کی اتباع کے لئے بیویاں کی جاویں گی تو سوائے اس کے اَور کیا نتیجہ ہوگا کہ دوسری قومیں اعتراض کریں کہ مسلمانوں کو بیویاں کرنے کے سوا اَور کوئی کام ہی نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی تکمیل کے لئے اگر ضرورت حقّہ پیش آوے تو اور بیوی کرلو۔‘‘

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے خواتین کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔

......☆☆......

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی از صفحہ 2

ایسا ہی نور حاصل اُس نور سے کروں گا
سارے علوم کا ہاں منبع ہے ذات جس کی
اُس سے مَیں علم لے کر دنیا کو آگے دوں گا
جو کچھ کہوں زُباں سے، ناصروہ کر دکھاؤں
ہو رحم اے خدایا! تا تیرے فضل پاؤں

اس کے بعد مکرم سید حسنات احمد صاحب (واقف نو خادم) صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے ''واقفین نو کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مشتمل درج ذیل مضمون پیش کیا۔

واقفین نو کی ذمہ داریاں

پیارے آقا! آج یہاں اس کلاس میں ایسے غلامانِ خلافت واقفینِ نَو موجود ہیں جنہوں نے پندرہ سال کی عمر کے تجدید وقف کے بعد اپنی تعلیم کے اختتام یا آخری مراحل پر اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرتے ہوئے دوبارہ تجدید وقف کی ہے اور اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے قدموں میں پیش کرتے ہوئے اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ پیارے آقا جہاں بھی ہمیں خدمت کا موقع عطا فرمائیں ہم اسے اپنی خوش نصیبی سمجھیں گے۔ پیارے آقا سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری اس قربانی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

پیارے واقفین نَو بھائیو! یہ ہماری سعادت ہے کہ ہمارے والدین نے تحریک وقف نَو کے آغاز پر ہی ہمیں اس مبارک تحریک کے لئے پیش کیا اور پھر ہماری تربیت اس نہج پر کی کہ آج ہم اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر چکے ہیں۔ پھر ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ خلفاء وقت نے ہماری قدم قدم پر راہنمائی فرمائی، خدمت کے عملی میدان کے لئے تیار کیا۔ سیدنا و امامنا پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ ایک پیغام میں فرمایا:

''ہر وقفِ نو جو عملاً وقف کے ایک با قاعدہ نظام میں شامل ہوتا ہے کہ نہیں، یعنی جماعت کے مستقل کارکن کی حیثیت سے کام کرتا ہے یا نہیں، وہ وقفِ زندگی بہر حال ہے اور اس کا ہر قول و فعل وقفِ زندگی کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ہونا چاہئے جس میں سب سے بڑی چیز تقویٰ ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھیں کہ ہم نے تقویٰ پر قائم رہنا ہے اور ہر کام اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرنا ہے...... خاص طور پر اس معاشرے میں جہاں آزادی کا دَور دورہ ہے اور آزادی کے نام پر اخلاق بے راہ روی ہر جگہ عام نظر آتی ہے۔ اس میں ہم نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے سنبھال کر رکھنا ہے اور ایک نمونہ قائم کرنا ہے تا کہ دوسرے نوجوان بھی اور بچے بھی ہمیں دیکھ کر ہم سے نمونہ حاصل کریں۔ اور اس طرح ہم ہر احمدی بچے اور جوان کے لئے ایک نیک نمونہ بنتے ہوئے ان کی اصلاح کا موجب بننے والے ہوں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور ارشادات کی روشنی میں حقیقی اسلامی نمونہ کے مطابق گزارنی ہیں اور یہ تبھی ممکن ہوگا جب آپ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق رکھیں گے اور خلیفہ وقت کی ہر نصیحت پر بھرپور عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ یہ کر لیں تو آپ اس عہد کو نبھانے والے بنیں گے جو آپ نے بحیثیت وقفِ نَو خدا تعالیٰ سے کیا یا آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے بھی قبل آپ کو وقف کر کے کیا۔''

(پیغام حضور اقدس بر آغاز سہ ماہی رسالہ اسماعیل، شمارہ 1 ؍اپریل تا جون 2012ء، صفحہ 5 تا 6)

اسی طرح حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطاب میں ایک واقف نَو کی خصوصیت بیان فرماتے ہوئے ہمیں بتایا کہ:

''ہر واقفِ نو کی اپنی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی روز مرہ کی زندگی کو اس رنگ میں ڈھالے جو ایک خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف فرد کے اطوار اور وقار کے مطابق ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کوشش کرتے رہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے چلے جائیں اور ہر دن جو گزرتا ہے اس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں بھی آپ ترقی کرتے چلے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بھرپور وفا اور خلافت کی کامل تابعداری آپ کی زندگی کا حصّہ ہو۔ نظامِ جماعت آپ کی نظر میں اور آپ کی زندگی میں ہر دوسری چیز کی نسبت عزیز اور مقدم ہونا چاہئے۔ صرف تب ہی آپ میں وہ خصوصیات پیدا ہوں گی جن سے آپ اس قابل بنیں کہ وقفِ نو کی عظیم ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کر سکیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں آپ کو اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھال لینا چاہئے جس کا تقاضا اسلام کی حقیقی تعلیم ہم سے کرتی ہے۔ جب آپ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یا کسی محفل میں ہوں یا کہیں چلتے پھرتے نظر آئیں آپ کا طور طریقہ نمایاں طور پر اچھا ہو اور اعلیٰ اخلاق کا مظہر ہو ورنہ لوگ آپ پر انگلی اٹھائیں گے اور کہیں گے کہ اس واقفِ نو کے اخلاق اور کردار اعلیٰ معیار کے نہیں ہیں۔'' (خطاب بر موقع سالانہ اجتماع واقفینِ نَو یوکے 26 فروری 2011ء)

نیز فرمایا: ''ہمیشہ آپ اپنا وقفِ نو کا عہد یاد رکھیں اور یاد رکھیں کہ یہ عہد خدا تعالیٰ سے باندھا گیا ہے جو کہ غیب کا علم رکھنے والا ہے۔ اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور وہ آپ کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ اللہ کی طرف سے پوچھے جائیں گے اور جو وعدہ آپ نے کیا ہے اس کے متعلق پوچھے جائیں گے اس لئے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو کہ واقفینِ نَو پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے آپ کو اس کی اہمیت اور اصل مطلب سمجھنا چاہئے۔ آپ میں سے بہت سارے جلد ہی عملی زندگی میں قدم رکھیں گے یا رکھ چکے ہیں اور جماعت کے لئے کام کرنا شروع کریں گے یا پہلے سے ہی شروع کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ پر یہ لازم ہے کہ آپ روزانہ اپنا جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ آیا آپ حقیقت میں اپنا عہد پورا کر رہے ہیں؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہو رہے ہیں؟ اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کر رہے ہیں؟ اگر ان سوالوں کا جواب نہیں میں ہے تو پھر جماعت کو آپ کے وقفِ نَو ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' (خطاب بر موقع سالانہ اجتماع واقفینِ نو یوکے 6 مئی 2012ء)

پیارے بھائیو! یہ ہمیں عظیم سعادت حاصل ہے کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ہمیں اپنے ساتھ کلاس میں شمولیت کا شرف بخشتے ہیں اور ہمیں ایسی ہدایات سے نوازتے ہیں جن پر عمل کر کے ہم مستقبل کی بھاری ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطاب میں ایسی ہی نصائح فرماتے ہوئے فرمایا:

''اس وقت اسلام پر ہر سمت سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے۔ اس صورت میں آپ کو اسلام کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔ ہر فرد کو اسلامی تعلیمات کے دفاع کے سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ مگر ایک واقفِ نَو کا کردار تو دوسروں سے بڑھ کر نمایاں ہونا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ واقفینِ نَو بچوں کے والدین نے یہ عہد کیا تھا کہ ان کے بچے کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہوگا۔ اور پھر پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد آپ نے اپنے اس عہد کی تجدید کی تھی کہ ہر لمحہ خدمتِ دین میں گزاریں گے۔ سو اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اس مغربی معاشرہ میں جس میں آپ رہتے ہیں اپنے آپ کو روشنی کی وہ شمع بنا لیں جس میں دنیاوی حرص اور دنیاوی کھیل تماشوں کا کوئی عنصر موجود نہ ہو بلکہ حقیقت میں اپنے آپ کو روحانی نور سے منور مشعلِ راہ بنا لیں۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ نور آپ سب کی زندگیوں میں پیدا ہو جائے اور اگر آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میری اور آنے والے خلفاء کی فکروں کو دُور کرنے والے بن جائیں گے کیونکہ چراغ سے چراغ جلتا ہے یعنی نمونے کو دیکھ کر نمونہ اختیار کیا جاتا ہے۔ آپ میں سے جو بڑے ہیں وہ واقفینِ نَو کی تحریک کی پہلی فصل ہیں اس لئے یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ نمونہ قائم کریں، رجحانات کی بنیاد ڈالنے والے بنیں۔ مَیں آپ سے کہتا ہوں کہ آگے بڑھیں اور نیک رجحانات پیدا کرنے والے قائدین بن جائیں۔ آپ جس میدان عمل میں بھی ہوں خواہ مربی ہوں، ڈاکٹر ہوں، ٹیچر ہوں، تاریخ دان ہوں، معیشت کے ماہر ہوں، سائنسدان ہوں جس میدان عمل میں بھی اتریں اپنی اعلیٰ کارکردگی کی چمک دکھائیں۔ ایسا نمونہ دکھائیں کہ نہ صرف آپ کی موجودہ نسل بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی آپ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔'' (خطاب بر موقع سالانہ اجتماع واقفینِ نو یوکے 26 فروری 2011ء)

مجلس سوال جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفینِ نو خدّام کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ معترضینِ اسلام قرآن کریم کی جن آیات میں جنگ و قتال کا ذکر ہے ان پر جب اعتراض کرتے ہیں تو ہم انہیں یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ آیات تب نازل ہوئیں جب کفارِ مکہ نے مسلمانوں پر بہت مظالم کئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمانوں کو مکّہ سے نکال دیا اور پھر مدینہ میں بھی انہیں چین سے نہیں رہنے دیا تو تب اللہ تعالیٰ نے دفاع کی اجازت کے لئے یہ آیات نازل فرمائی تھیں۔ اس پر معترضین کہتے ہیں کہ آپ لوگ تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم تو ہر زمانہ کے لئے ہے اور آج بھی قرآنی تعلیم روزمرہ کے امور کے بارہ میں رہنمائی کرتی ہے تو پھر اس صورت میں ان آیات کا آجکل کی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ اُن لوگوں سے جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہیں کہ قرآن کریم میں تو دو ہزار سے زائد آیات ہیں جن سے جہاد کا کچھ نہ کچھ ذکر ملتا ہے۔ اوّل تو جہاد اور قتال میں فرق ہے۔ ہر جہاد قتال نہیں ہے۔ اصل جنگ تو قتال ہے۔ دوسری طرف بائبل میں قرآن کریم کی نسبت تقریباً تین گنا یعنی پانچ ہزار یا اس سے زائد آیات ہیں جن میں شدت پسندی، جنگ اور قتل و غارت کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر انجیل جس کے بارہ میں یہ کہتے ہیں کہ اس کی تعلیم یہ ہے کہ ایک گال پر طمانچہ پڑے تو دوسرا بھی آگے کر دو اس میں بھی دو سو نوّے یا اکیانوے آیات ایسی ہیں جن میں اس قسم کی تعلیم ہے۔ یہ تو الزامی جواب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم ہوتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت نہیں دی۔ جب ظلموں کی انتہا ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور جب ہجرت کرنے کے ڈیڑھ سال بعد کفار نے حملہ کیا تو اس وقت قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ سورۃ الحج کی آیات 40 و 41 حکم دیتی ہیں کہ اب جنگ کرو۔ اور جنگ اس لئے کرو کہ مذہب کی حفاظت کرنی ہے۔ ان آیات میں لکھا ہے کہ مخالفین کے حملوں کی صورت میں نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی temple باقی رہے گا اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی۔ تو جب اجازت ملی تو تمام مذاہب کی حفاظت کی اجازت ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو حقیقی اسلامی تاریخ ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے ماسوائے بعض orientalists کے جنہوں نے اپنی تاریخ بنا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام نے حملے کئے۔ حالانکہ اسلام نے کبھی حملہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اسلام کو مٹانے کیلئے اور ظلم کرنے کے لئے مسلمانوں پر حملے نہیں کئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ اسی لئے اسی طرح کی ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آ رہے ہیں جو کہ قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانا اور تبلیغ کرنے کا جہاد ہے۔ پھر صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے بعد امن اور سلامتی کا کچھ عرصہ گزرا، اس دَور میں اسلام جنگوں کے دَور کی نسبت کہیں زیادہ پھیلا ہے۔ اس لئے جنگ سے یا شدت پسندی سے اسلام نہیں پھیلا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں جب ایران نے حملہ کیا تو آپ رضی اللہ نے صرف ان کے حملہ کا جواب دیا۔ جب مسلمان فوجیں ایران کے بارڈر پر جا کر بیٹھ گئیں۔ اس وقت بھی جب ایران کی فوج حملے کرتی رہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فوجیوں اور کمانڈروں سے فرمایا کہ تم نے اس طرح ان پر حملہ نہیں کرنا کہ ان کے اندر چلے جاؤ بلکہ صرف دفاع کرنا ہے۔ لیکن جب بار بار ایرانیوں کے حملے ہوئے تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے پوچھا کہ بار بار حملے

کیوں ہو رہے ہیں تو اس وقت کمانڈر نے کہا کہ آپ ہمارا ہاتھ روک رہے ہیں کہ ان پر حملہ نہیں کرنا۔تو اس کے بعد جنگِ قادسیہ ہوئی جو کہ مسلمانوں پر ظلم کرنے کے نتیجہ میں ہوئی۔ پھر جب مسلمانوں کی فوجیں آگے بڑھیں تو بڑھتی چلی گئیں۔اور پھر وہاں بھی زبردستی تو کسی کو مسلمان نہیں بنایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب رہ گئی بات کہ قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانہ کیلئے ہے تو یہ بالکل ٹھیک ہے۔قرآن کریم میں ہر زمانہ کے لئے تعلیم ہے اور قرآن کریم چھوٹے سے چھوٹے امکان کو لے کر بڑے سے بڑے امکان کو cover کرتا ہے۔ یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ چونکہ بڑے امکان کا ذکر ہے اس لئے چھوٹے امکان کی کوئی سزا نہ دو یا اگر بڑے امکان کی صورت پیدا نہیں ہوتی تو چھوٹے امکان کی صورت بھی نہ ہو۔ یہ تو ایک مکمل اور comprehensive شریعت ہے جس نے ہر امکان یعنی ہر ممکنہ چیز کو اپنے اندر شامل کرلیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ اگر ایسی صورتحال ہو تو تم نے جنگ کرنی ہے۔قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح و مہدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تو فرمایا کہ مسیح 'یَضَعُ الْحَرْبَ' کرے گا یعنی جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ کونسی جنگوں کا خاتمہ کرے گا؟ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اُس وقت مذہبی جنگیں نہیں ہوں گی۔ دشمنوں کی طرف سے اسلام کو ختم کرنے کے لئے اُس طرح حملہ نہیں ہوگا جس طرح کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کرتے تھے، یا ایرانیوں نے کیا یا دوسروں نے کیا۔ یہاں تک کہ عیسائیوں نے بھی کیا۔ تو یہ کہنا کہ قرآن کریم ہر زمانہ کے لئے ہے تو یہ بالکل درست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے 'عیسیٰ مسیح کردے گا جنگوں کا التواء' اور ایک طرف فرمایا کہ 'جو بھی لڑائی کو جائے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا'۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کے لئے 'یَضَعُ الْحَرْب' فرمادیا تھا۔اس لئے اب اگر تم لڑائی کرنے کیلئے جاؤ گے تو پھر تم کافروں سے نقصان اُٹھاؤ گے کیونکہ اسلام پر حملہ بحیثیت مذہب اُس طرح سے نہیں ہو رہا۔اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا کہ جنگ کرو اور جہاد کرو وہاں یہ بھی تو ساتھ تسلی دلائی ہے کہ تم لوگ فتح پاؤ گے۔ اِس وقت کونسا مسلمان ملک ہے جو فتح پا رہا ہے یا کونسی کامیابیاں ہیں جو مسلمانوں نے جنگیں کرکے حاصل کرلی ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ یہ جنگ اللہ تعالیٰ کے نام پر نہیں ہے۔اصل بات یہ ہے کہ جب مسیح آئے گا تو امن اور محبت اور پیار پھیلائے گا جس طرح کہ پہلے مسیح نے پھیلایا تھا۔ پہلے مسیح کی تعلیم پیار، محبت اور امن ہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی اُسی مسیح کے قدموں پر آیا ہوں۔ وہ مسیحِ موسوی تھا، میں مسیحِ محمدی ہوں اور میں نے بھی محبت اور پیار پھیلانا ہے۔اس لئے جنگیں ختم ہوگئیں۔ ہاں اگر کسی وقت امکان پیدا ہوتا ہے کہ اسلام پر بحیثیت مذہب حملہ ہو اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کی جائے تب جہاد والی آیتیں لاگو ہو جائیں گی۔ لیکن اِس وقت یہ صورتحال نہیں ہے اس لئے یہ آیات لاگو نہیں ہو رہیں۔ جب قانون بنایا جاتا ہے یا جب ملکی قانون بھی بنتے ہیں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ ہر شہری کو پکڑ کر سزا دے دو یا پھانسی دے دو۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جنگوں کا التواء ہوگیا ہے یعنی ملتوی ہوگئی ہیں۔ کیوں ملتوی ہوگئی ہیں؟ اس لئے کہ اسلام پر اب بحیثیت مذہب حملہ نہیں ہو رہا۔ ہاں جب ہوگا تو قرآن کریم کی آیتیں ہمیں حکم دیتی ہیں اور اجازت دیتی ہیں کہ اب تم لڑائی کرسکتے ہو اور پھر اس صورت میں اللہ تعالیٰ یہ بھی گارنٹی دیتا ہے کہ فتح بھی تمہاری ہوگی۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ ملک شام میں کیمیکل حملوں کے بعد امریکہ نے جو راکٹ کے ساتھ فضائی حملہ کیا ہے کیا ہم اس حملہ کو مسلمانوں کے خلاف یا اسلام کے خلاف تصور کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ شام کی حکومت جو اپنے ہی لوگوں کو اور مسلمانوں کو مار رہی ہے اس کو کیا تصور کریں گے؟ ایک طرف رشیا شام کی حکومت کی مدد کر رہا ہے اور لوگوں کو مار رہا ہے۔ وہ بھی تو مسلمان ہی ہیں۔ وہ بھی تو یہی کلمہ پڑھتے ہیں۔ دوسری طرف امریکہ اگر حملہ کر رہا ہے تو اس لئے کر رہا ہے کہ وہ مسلمان جو پہلے مارے گئے اُن پر ظلم ہوا اس لئے اس نے کہا دوسرے مسلمانوں کو مار دو۔ تو دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ظلم کو روکو۔ اگر ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکو، اگر زبان سے نہیں روک سکتے تو دعا کرو۔ ہمارے پاس تو اس وقت طاقت نہیں ہے۔ ہم تو دعا ہی کرسکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمان لیڈروں کو بھی عقل دے، جو مسلمان rebel گروپس ہیں ان کو بھی عقل دے اور جو شدت پسند ہیں اور اسلام کے نام پر ظلم کر رہے ہیں ان کو بھی عقل دے۔ تو دونوں نے block بنالئے ہیں۔ ایک مسلمان گروہ نے رشیا کے ساتھ block بنا کر گٹھ جوڑ کرلیا ہے اور دوسرے نے امریکہ کے ساتھ کرلیا ہے۔ تو ہم اسکو مسلمانوں پر حملہ کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ مسلمانوں کے اندر ہی منافقت پیدا ہوئی ہوئی ہے تو ہم پھر یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ پھر ترکی جو کردوں کو مار رہا ہے یا سیرین گورنمنٹ سنّیوں اور سنّی شیعہ کو مار رہے ہیں۔ روز دہشت گردی کے حملے ہو رہے ہیں۔ کل طالبان نے افغانستان میں 130 فوجی ماردیئے۔ تو کیا یہ اسلام کے خلاف جنگ ہے؟ یہ تو مسلمان خود منافق بنے ہوئے ہیں اور یہ ہونا ہی تھا۔ کیونکہ یہ اسلامی جنگیں نہیں ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ 'تم ہزیمت اُٹھاؤ گے۔' اگر تم اسلام کے نام پر جنگ کرنے کی کوشش کروگے یا اگر داعش اسلام کے نام پر جنگ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو مار کھا کھا کر ختم ہوگیا ہے۔ کیا رہ گیا ہے اب ان کا؟ انہوں نے ہزیمت تو اُٹھالی ہے۔ اصل میں تو یہ تھا کہ اگر وہ اسلام کے نام پر جنگ کر رہے تھے اور وہ اسلامی جنگ تھی تو پھر تو ان کو بجائے ختم ہونے کے جیتنا چاہئے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تو جیتنے کا وعدہ دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ اگر تم اسلام کے نام پر جنگ کر رہے ہو تو پھر تم ضرور جیتو گے کیونکہ میری مدد تمہارے ساتھ ہے۔ آپ کو کہیں ان کا جیتنا نظر آ رہا ہے؟ آخر میں فتنہ ہی نظر آتا ہے۔ آخر میں جا کر یا تو یاجوج کی گود میں بیٹھ جاتے ہیں یا پھر ماجوج کی گود میں بیٹھ جاتے ہیں اور دجّال کے پاس چلے جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ہمارے فیصلے کرادو۔ تو جب خود دجال کے پاس اپنے فیصلے کروانے چلے جاتے ہیں تو پھر اسلام کہاں سے رہ گیا ہے؟

☆اس کے بعد ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ پاکستان سے جو نئے لوگ یہاں اسائلم پر آتے ہیں انہیں بالعموم کام کی اجازت نہیں ہوتی لیکن ان میں سے کچھ لوگ پھر بھی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر جب وہ کام کرتے ہیں تو اس پر ٹیکس یا انشورنس وغیرہ بھی ادا نہیں کرتے۔ تو کیا ایسے لوگوں کو چندہ دینا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی غیر قانونی کام کے ذریعہ آمد پیدا ہو رہی ہے اس پر ہمیں چندہ نہیں لینا چاہئے۔ اسی لئے میں تو کئی خطبوں میں بھی کہہ چکا ہوں کہ ٹیکس نہ چوری کرو۔ ٹیکس نہ بچاؤ۔ یہ غلط طریق کار ہے۔ پھر یہ ہے کہ اگر تم شرعی لحاظ سے بھی غلط کام کر رہے ہو، شراب بیچ رہے ہو جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب بیچنے والا، شراب کشید کرنے والا، شراب پلانے والا، شراب بنانے والا یہ سب لعنتی اور جہنمی ہیں۔ تو ایسی صورت میں پھر ہم چندہ کیسے لے سکتے ہیں؟ قرآن کریم نے اس حد تک اجازت دی کہ اگر تم بھوک سے مر رہے ہو تو تم سؤر کھا سکتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سؤر بھی اب ہمارے لئے ایک بہت بڑا ہوّا بن گیا ہوا ہے اور لوگ سؤر کا سر لاکر ہماری مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کے جذبات اُبھار دیئے۔ حالانکہ اس میں جذبات اُبھارنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ایک سر پڑا ہوا ہے تو ان سے کہو کہ تین چار اور لاکر رکھ دو تو وہ خود ہی خاموش ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو اضطراری طور پر تو سؤر کھانے کی بھی اجازت ہے لیکن صرف اُن کیلئے جن کو اضطرار ہے، ہمارے لئے نہیں۔ جماعت کو کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے کہ غیر قانونی کمائی کا یا غیر شرعی کام کی کمائی کا چندہ لے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ میں خطبوں میں انتظامیہ کو بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

☆ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ ایک حدیث ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو شام کے مشرق میں ایک مینارہ پر اترے گا۔ غیر احمدی کہتے ہیں کہ شام میں ایک مسجد ہے جس کے مینارہ پر وہ اتریں گے۔ جبکہ ہمارے مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے بعد قادیان میں مینار بنایا گیا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسیح کا مینارے پر اترنا تو ایک تشبیہ ہے۔ یہ تو ایک مثال دی گئی ہے کہ مسیح دمشق کے مشرق میں اُترے گا۔ آپ نقشہ پر دیکھیں تو قادیان اور پنجاب دمشق کا مشرق ہی بنتا ہے۔ باقی جہاں تک قادیان میں منارة المسیح کا تعلق ہے تو اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ مینار مسیح کی نشانی بتائی گئی تھی اس لئے میں ظاہری طور پر بھی مینار بنا رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تو نہیں فرمایا کہ میں یہ مینار اس لئے بنا رہا ہوں کہ یہ مینار میری آمد کی دلیل بن جائے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تو وہ مینار بنا ہی نہیں تھا۔ صرف چند فٹ تک اُٹھا تھا۔ یہ تو خلافتِ ثانیہ کے دَور میں بنا ہے۔ تو ہر حدیث کی تشریح ہوتی ہے۔ جس طرح ابھی ایک خادم نے حدیقۃ الصالحین سے حدیث پڑھ کر اس کی تشریح بتائی ہے اسی طرح اس حدیث کی تشریح بھی اس کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ کافی لمبی تشریح ہے۔ وہ پڑھ لیں۔ آپ پر سارا واضح ہو جائے گا۔ نہیں تو اپنے سیکرٹری وقفِ نَو سے کہیں کہ وہ آپ کو حدیث نکال کردے دیں۔

☆ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ ابھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی آیات ہر زمانہ کے لئے ہیں۔ پاکستان میں جو مولوی ہیں وہ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کو بحیثیت جماعت ختم کرنے کے لئے ہم پر ظلم کر رہے ہیں، ہمارے لوگوں کو اسیر بنا رہے ہیں، ہمارے لوگوں کو شہید کر رہے ہیں تو ان آیات کی روشنی میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے لئے تو بڑا واضح حکم ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو وہاں فتنہ اور فساد پیدا نہیں کرنا۔ فتنہ کے بارہ میں قرآن کریم میں آتا ہے کہ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ یعنی فتنہ قتل سے زیادہ بُری چیز ہے۔ اس لئے پاکستان میں ہماری حکومت نہیں ہے۔ ہم اُس ملک کے شہری ہیں اور اس ملک کے قانون کو ماننے والے ہیں۔ لیکن جہاں وہ قانون شریعت سے ٹکراتا ہے وہاں ہم اس قانون کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم نماز پڑھو۔

طالبِ دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

تم کلمہ پڑھو۔تم السلام علیکم کہو اور اگر تم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو تو تم مسلمان ہو۔لیکن پاکستان میں مذہب کے حوالہ سے جو قانون ہے وہ تو جنگل کا قانون ہے۔اس لئے ہم صرف اس قانون کو نہیں مانتے۔لیکن ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم جنگ کریں۔کیونکہ ہم نے اس ملک سے نہیں لڑنا۔اس بارہ میں قرآن کریم کہتا ہے اگر تم ایسے ملک میں نہیں رہ سکتے اور تم پر ظلم ہو رہا ہے تو تم وہاں سے ہجرت کر جاؤ۔اسی لئے تو آپ لوگ ہجرت کر کے یہاں آگئے ہیں۔وہاں ظلم برداشت نہیں کر سکتے تو یہاں آگئے ہیں۔لیکن بہت سارے لوگ ہیں جو ظلم برداشت کر سکتے ہیں اور وہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔تو اگر آپ کا یہ سوال ہے کہ ہم ان کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں، تو اس کا جواب ہے کہ ہم جنگ نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں ہماری حکومت نہیں ہے۔ہاں اگر کسی وقت احمدیوں کے پاس کوئی ملک ہوتا ہے اور وہاں احمدیوں کی حکومت ہوتی ہے اور اس پر کوئی دوسری حکومت حملہ کرتی ہے تو پھر اس جنگ کا جواب دے دیں گے۔

☆ایک واقفِ نَو خادم نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ غیر احمدی مسلمان سوال کرتے ہیں کہ احمدی اور دیگر مسلمانوں کا قرآن علیحدہ علیحدہ ہے۔تو ہم اُن کو کیا جواب دیں کہ ہمارا قرآن صحیح ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو یہ کہتے ہی نہیں کہ ہمارا قرآن علیحدہ ہے اور اُن کا قرآن علیحدہ ہے۔اُن سے کہو کہ جو تمہارا قرآن ہے وہی ہم پڑھتے ہیں۔یہاں پر پچاس فیصد ایسے ہیں جن کے پاس ترکی کا چھپا ہوا قرآن ہے یا بعض دیگر جگہوں کے چھپے ہوئے قرآن ہیں۔پاکستان میں ایک 'تاج کمپنی' ہوتی تھی میں نے تو بچپن میں اسی کمپنی کا چھپا ہوا قرآن کریم پڑھا ہے۔اس لئے ہم تو وہی قرآن پڑھتے ہیں جو دوسرے غیر احمدی پڑھتے ہیں۔ہاں تفسیریں مختلف ہوتی ہیں اور مفسرین نے خود لکھا ہے کہ قرآن کریم کے کئی بطن ہیں۔بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ جب تک کوئی مفسر قرآن کریم کی ایک آیت کی بیس یا بائیس تفسیریں نہیں کر لیتا اُس وقت تک وہ مفسر نہیں کہلا سکتا۔تو ہر مفسر نے قرآن کریم کی اپنی تفسیر کی ہوئی ہے۔بعض پرانے مفسرین اور علماء اور بزرگان نے جو قرآن کریم کی تفسیریں کی ہوئی ہیں اُن میں سے بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے quote کیا ہے کہ دیکھو میں نے قرآن کریم کی یہ تفسیر کی ہے اور فُلاں مفسر نے بھی اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ابنِ عربی نے بھی یہ لکھا ہے یا فلاں فُلاں مفسر نے یہ لکھا ہے۔تو ہمارا قرآن تو ان کے قرآن سے مختلف ہے ہی نہیں۔کون کہتا ہے کہ مختلف ہے؟ آپ اس بات پر کیوں بحث کرتے ہیں کہ قرآن مختلف ہے؟ اُن سے کہو کہ جو تمہارا قرآن ہے وہ لاؤ، میں وہ پڑھتا ہوں اور جو قرآن کریم میں پڑھتا ہوں وہ تم لے جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ کس لفظ میں ہمارے اور تمہارے قرآن میں اختلاف ہے؟ ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے۔ایک لفظ کیا ایک حرف بھی یا ایک نقطہ بھی ہمارے قرآن کریم کا دوسرے قرآن کریم سے مختلف نہیں ہے۔قرآن کریم کے بارہ میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ 'میں نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔' اور قرآن کریم چودہ سو سال سے محفوظ ہے۔ہمارے ہاں قرآن کریم کے حافظ ہیں وہ پاکستان میں بھی بعض اوقات جب قرأت کا مقابلہ ہوتا ہے تو وہاں جا کر تلاوت کے مقابلہ میں حصہ لیتے ہیں اور انعام لے کر آتے ہیں۔تو وہ وہی قرآن پڑھ کر انعام لے کر آتے ہیں۔ورنہ وہ اعتراض نہ کردیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بحث میں جانے کی ضرورت ہی نہیں کہ تمہارا قرآن اور ہے اور ہمارا اور ہے۔بلکہ انہیں کہو ہم تمہارے والا قرآن ہی پڑھتے ہیں۔اپنے پاس قرآن کریم رکھنا چاہئے اور ان سے کہو کہ قرآن کریم لاؤ اور موازنہ کرلو۔صرف زبانی دلیل سے کچھ نہیں ہوتا۔فوری طور پر عمل کر کے دکھانا چاہئے۔ back-foot پر جا کر نہ کھیلا کریں بلکہ ٹھوس دلیل دیا کریں۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ میں نماز کی اہمیت کے حوالہ سے فرمایا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔اگر نماز سنٹر دور ہے یا ہم اکیلے ہیں یا کام کی وجہ سے نماز باجماعت ادا نہیں کر سکتے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اکیلے ہیں اور ساتھ کوئی نہیں ہے تو پھر تو مجبوری ہے۔میں نے بھی یہی کہا تھا کہ مجبوری ہے تو اور بات ہے ورنہ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ نمازیں باجماعت ادا کریں۔حدیث میں تو آیا ہے کہ اگر تم صحرا میں جا رہے ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو تم وہاں اذان دے دو حالانکہ تمہیں وہاں کوئی نظر نہیں آرہا۔دور دور تک صرف کھلا میدان نظر آرہا ہے۔تو تم اذان دے دو۔شاید ہو سکتا ہے کہ کوئی بھولا بسرا مسافر کہیں کسی ٹیلے کے پیچھے بیٹھا ہو اور وہ تمہاری اذان کی آواز سن کر آجائے اور تمہارے ساتھ نماز پڑھ لے۔لیکن یہاں اگر تم اذانیں دو گے تو تمہیں مشکل پیدا ہو جائے گی اس لئے اپنی نماز پڑھ لو۔لیکن کوشش یہ کرو کہ باجماعت نمازیں پڑھنی ہیں۔کسی چیز کو بہانہ نہ بناؤ۔اور جب گھر میں ہو تو اپنے بہن بھائیوں، بیوی بچوں کے ساتھ اکٹھے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

☆اسی واقفِ نو خادم نے عرض کیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ تین جمعے نہ پڑھنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوشش کریں کہ آپ ایک دو جمعوں کے بعد ایک جمعہ ضرور پڑھیں۔بعض دفعہ اپنے کام کی جگہوں پر کہہ سکتے ہیں کہ مجھے اتنے وقت کی چھٹی دے دو۔تو اکثر employers اور مالک چھٹی دے بھی دیتے ہیں۔لیکن جہاں مجبوری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی بہت وسیع ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ ایک اصولی بات بتائی ہے۔اگر حقیقی مجبوری ہے تو انسان اس سے exempt ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ پھر معاف کر دیتا ہے۔لیکن ایسی باتوں کو بہانہ نہیں بنانا چاہئے۔

☆ایک واقفِ نَو خادم نے عرض کیا کہ میرا سوال organ donation کے بارہ میں ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Organs کی ڈونیشن ہو سکتی ہے۔مرنے کے بعد لوگ آنکھوں کا عطیہ دیتے ہیں، گردے دیتے ہیں بلکہ بعض زندگی میں ہی گردے دیتے ہیں یا بعض اور چیزیں دے دیتے ہیں۔جو چیز انسانیت کے فائدے کیلئے ہو سکتی ہے اور جو قربانی دینے کیلئے تیار ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس پر اس خادم نے عرض کیا کہ اس پر بعض اعتراض کرتے ہیں کہ وفات کے بعد برین dead ہوتا ہے لیکن organs تو زندہ ہوتے ہیں۔اس لئے اس سے روح کو تکلیف ہو سکتی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال ہے کہ جب اپنی زندگی میں کوئی گردہ نکال کر دیتا ہے۔کئی لوگ اپنے گردے اپنے رشتے داروں کو دے دیتے ہیں۔یا غریب ملکوں میں بعض غریب بیچارے اپنے گردے بیچ دیتے ہیں۔انڈیا، پاکستان میں لوگ اپنے گردے بیچ دیتے ہیں۔تو ایسے لوگ اپنی زندگی میں ہی دے رہے ہوتے ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ ایسے اعضاء کام تو تب ہی آئیں گے جب اُن کا فائدہ ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں روح کا تو سوال ہی نہیں ہے۔مرنے کے بعد روح کا جسم سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔جب ڈاکٹر نے حقیقت میں ڈکلیئر کر دیا کہ انسان مر گیا ہے تو اس کے کچھ عرصہ کے بعد تک بعض چیزیں فنکشن کرتی رہتی ہیں۔اس عرصہ کے دوران اگر آنکھ نکال لی یا کوئی اور ایسا organ نکال لیا جو دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو پہنچا دو۔ultimately تو ساری چیزوں نے مر ہی جانا ہے۔دماغ اگر dead ہو گیا تو کچھ دیر بعد دوسرے organs نے بھی ختم ہو جانا ہے۔تو کیوں نہ ان organs کو ختم ہونے سے پہلے کسی انسان کی جان بچانے کیلئے استعمال کر لیا جائے؟ تو جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں غلط کرتے ہیں۔

☆ایک واقفِ نَو خادم نے عرض کیا کہ میری ایک واقفہ نَو بیٹی بھی ہے۔باپ کی حیثیت سے ہمیں اپنے واقفینِ نَو بچوں کا کس لحاظ سے خیال رکھنا چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو خود نمازیں پڑھیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بھی اصلاح کرے اور حقیقی وقفِ نَو بنائے اور بچوں کی بھی صحیح تربیت کرنے والا بنائے تا کہ آپ ان کو ملک و قوم کے لئے اور جماعت کے لئے ایک اچھا asset بنا سکیں۔

☆ایک واقفِ نَو نے عرض کیا کہ صوفیوں کا قول ہے کہ مومن ایک پرندے کی طرح ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ مومن اس دنیا میں تو ہوتا ہے لیکن اس دنیا کا نہیں ہوتا۔میرا سوال یہ ہے کہ ہمیں کس طرح پتا لگ سکتا ہے کہ ہم دنیا کی طرف زیادہ جا رہے ہیں اور روحانیت سے دور جا رہے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اتنی موٹی بات بھی پتا نہیں لگتی؟ اگر آپ کو فکر کے ساتھ پانچ وقت باجماعت یا وقت پر نمازیں ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اگر آپ کو فکر کے ساتھ نفل پڑھنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اگر فکر کے ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی، اگر ہر وقت ذہن میں یہ خیال نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں کوئی غلط کام نہ کروں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اللہ کی طرف کم جا رہے ہیں اور دنیا کی طرف زیادہ جا رہے ہیں۔یہ تو آپ خود اپنے جائزے لیں۔آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عہد کیا ہے۔صوفیوں کی بات تو بعد کی ہے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے اس کو دیکھیں اور خود جائزہ لیں کہ آیا آپ اس پر پورا اتر رہے ہیں؟ آیا آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر رہے ہیں؟ کیا آپ کے روزمرہ کے جو عمل ہیں وہ اُس تعلیم کے مطابق ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے؟ یہ تو انسان خود جائزہ لے سکتا ہے۔معیار تو قرآن کریم نے مقرر کر دیا ہے اور معیار تو آپ کے سامنے ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کوئی حساب کا سوال نہیں ہے۔ایک جمع ایک دو ہی ہوگا۔یہاں کے لوگوں کو عادت پڑ گئی ہے ہم اس طرح کا سوال کریں گے تو اس طرح کا جواب مل جائے گا۔بعض سوالوں کے جواب اس طرح نہیں ہوتے۔روحانیت کا معاملہ علیحدہ ہے۔روحانیت کے لئے پہلی بات اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ تعلق ہے؟ میں تو آپ کی روحانیت کو جج نہیں کر سکتا۔یہ تو آپ خود کر سکتے ہیں۔

☆اسی خادم نے عرض کیا کہ یہ دنیا ایک illusion ہے۔ہم بعض اوقات بہت چھوٹی چیزوں کو بہت بڑی بنا لیتے ہیں۔حالانکہ اصل زندگی تو بعد میں آنی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں illusion والی کیا بات ہے؟ دنیا تو آپ کو سامنے نظر آرہی ہے۔آپ چھوٹی چیزوں کو بہت بڑا اس لئے کر دیتے ہیں کہ دنیا تو آپ کے سامنے ہے

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے

مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

اور آپ کو نظر آرہی ہے جبکہ غیب کا علم آپ کو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ پر جو یقین ہونا چاہئے وہ پورا نہیں ہے اسی لئے دنیا کی طرف رجحان ہے۔یعنی جو چیز سامنے نظر آرہی ہے اسے سمجھتے ہیں کہ حقیقی ہے۔ اگر یہ خیال رہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے وہ ہمیشہ کی زندگی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہم سے حساب لینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ہر فعل اور عمل کو دیکھ رہا ہے تو پھر انسان اس دنیا کی زندگی کو بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ جو اس دنیا کی زندگی ہے اسی کا پھل اگلے جہان میں ملنا ہے۔قرآن کریم نے جو دو جنتوں کا تصور دیا ہے وہ یہی ہے۔اس دنیا کو بھی جنت بناؤ اور وہ اس طرح بنے گی کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرو اور اللہ کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرو اور جو بندوں کے حق ہیں وہ ادا کرو۔تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اس کا reward دے گا۔تو یہ سب تصور کی بات ہے۔آپ اس دنیا کو اس لئے بڑا سمجھتے ہیں کہ سامنے نظر آرہی ہے۔ایک مثال بنی ہوئی ہے کہ ایک شخص نے کسی کے بارہ میں بات کی۔ جب اُس شخص کو پتا چلا جس کے خلاف بات کی تھی تو اُس نے پوچھا کہ یہ بات کیوں کی ہے؟ وہ شخص کہنے لگا کہ جو بات تھی وہ میں نے سچ سچ بتادی ہے۔ میں نے اللہ کو جان دینی ہے میں کیوں غلط بیانی کروں۔ اس پر جس کے خلاف بات کی گئی تھی اس نے دوسرے کو پکڑ لیا اور اس پر مُکّا کس کے کہنے لگا اب بتاؤ یہ مُکّا نزدیک ہے یا اللہ نزدیک ہے؟ پنجابی میں کہتے ہیں ’کسھن نیڑے کہ اللہ نیڑے؟‘ تو جب کسھن (مکا) نیڑے ہوجائے تو اللہ تعالیٰ بھول جاتا ہے۔یہی حال دنیا کا ہے۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نَو خادم نے عرض کیا کہ میرا سوال اُن واقفینِ نَو کے بارہ میں جو پاکستان سے یہاں آتے ہیں۔اُن میں سے بعض نے جامعہ میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی اور کسی وجہ سے تعلیم مکمل نہیں کرسکے۔ان کے بارہ میں کیا ہدایت ہے؟ وہ کس طرح جماعت کیلئے مفید وجود بن سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اُن کے بارہ میں وہی ہدایت ہے جو ابھی حسنات صاحب نے یہاں پر تقریر کی ہے کہ وہ واقفینِ نو جو باقاعدہ جماعت کی ملازمت میں یا جماعت کے payroll پر نہیں ہیں وہ بھی اپنے آپ کو وقف سمجھیں اور خدمت کریں۔ یہاں تبلیغ کا میدان کُھلا ہے۔تبلیغ کریں۔ اپنے حلقۂ تبلیغ کو وسیع کریں۔ایک مرتبہ جاکر لیف لیٹ دے دینا یا صدر خدام الاحمدیہ یا سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے رپورٹ کا آجانا کہ اتنے لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے صرف یہی تبلیغ نہیں ہے۔ میں کل یا پرسوں یہی سوچ رہا تھا کہ ہم لاکھوں میں تقسیم تو کردیتے ہیں لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ یہاں جرمنی میں جو تیس ہزار کی احمدیوں کی آبادی ہے اُس میں سے کتنے لوگ ہیں جو لیف لیٹس تقسیم کررہے ہیں؟ مثلاً یہاں جرمنی میں ساڑھے تین ہزار واقفینِ نو لڑکے ہیں۔ اگر ہر لڑکا تبلیغ کے میدان میں involve ہوجائے اور بروشرز کی تقسیم کے ساتھ ساتھ ذاتی رابطے اور تبلیغ ہوتی رہے تو بہت کام کرسکتے ہیں۔ یہ بڑا وسیع میدان ہے۔نئے نئے طریقے explore کرنا اور نئے نئے راستے نکالنا یہ تو آپ لوگوں کا کام ہے۔صرف یہ کہہ دینا کہ صرف جماعت کے payroll پر آکر ہی خدمت ہوسکتی ہے تو جماعت تو اس وقت ہر ایک کو لے بھی نہیں سکتی۔ ویسے بھی اگر کسی نے پاکستان میں جامعہ میں تعلیم مکمل نہیں کی یا جامعہ چھوڑ دیا وہ کسی وجہ سے ہی چھوڑا ہوگا اور اس کے بعد یہاں آگئے تو کسی وجہ سے ہی آئے ہوں گے۔اب یہاں آکر آپ کو آزادی ہے، آپ کے مالی حالات نسبتاً بہتر ہیں۔ پاکستان کی نسبت یہاں مذہبی آزادی سو فیصد زیادہ ہے اور مختلف قسم کی دوسری سہولتیں بھی ہیں تو ان سے فائدہ اُٹھائیں اور جماعت کے کام کریں۔

واقفین نو خدّام کی یہ کلاس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 2؍جون 2017)

محترم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کا ذکر خیر

افسوس! محترم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان مورخہ 31 مئی 2017 کو 92 سال کی عمر میں قادیان دارالامان میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان میں بعد نماز ظہر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی بعد تدفین محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جون 2107 میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کا ہے جو مکرم محمد حسین صاحب کے بیٹے تھے۔ 31؍مئی 2017ء کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 1926ء میں قادیان کے نزدیک گاؤں سیکھواں میں پیدا ہوئے۔ان کے نانا حضرت میاں امام دین صاحب اور ان کے دو بھائی میاں نظام دین صاحب اور میاں خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ان کا بچپن، خواجہ احمد حسین صاحب کا بچپن انتہائی غربت میں گزرا۔ 9 سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ قادیان آکر آباد ہوئے اور حالات کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کرسکے لیکن بچپن میں پڑھائی کا شوق تھا۔ ذاتی کوشش سے قرآن شریف پڑھنا پہلے سیکھ لیا پھر قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس عرفان میں شامل ہوتے تھے اور وہیں سے اپنے علم کو انہوں نے بہت بڑھایا۔ تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر اپنے والدین سے مشورہ کرکے قادیان میں رہنے پر راضی ہوگئے اور درویشی اختیار کی۔ ایک ایسا وقت بھی آیا جماعت پر کہ درویشوں کو گزارہ الاؤنس کے لئے انجمن کے پاس رقم نہیں تھی وسائل محدود تھے تو تب بعض ہنرمند درویشوں کو کہا گیا کہ باہر جاکر روزگار تلاش کریں اس لحاظ سے یہ چونکہ ٹیلرنگ کا کام جانتے تھے چنانچہ 1953 سے 62ء تک جنوبی ہند میں قیام کے دوران اپنا روزگار خود مہیا کرتے رہے پھر قادیان واپس آگئے اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ان کو خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1989ء میں آپ ریٹائر ہوگئے اور جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ قادیان میں مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے اپنی ایک دکان بھی کھول لی انہوں نے سلائی کی۔ نمازوں کے پابند تہجد گزار نہایت خاموش اور خوش اخلاق انسان تھے۔

2005ء میں یہاں جلسہ یو.کے میں بھی شرکت کی توفیق ان کو ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے لے کے خلافت خامسہ تک چار خلافتوں کو دیکھنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے۔ اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ ان کی پہلی شادی ان کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی اور کیونکہ جماعت کا حکم تھا کہ عورتوں کو بھجوا دیا جائے پاکستان تو 1946ء میں یہ پہلی شادی ہوئی تھی ان کی۔ اپنی بیوی کو انہوں نے پاکستان بھجوا دیا۔ ان کی والدہ کیونکہ غیر احمدی تھیں اور ان کا صحیح تعاون نہیں تھا پھر اس کا تعلق ختم ہوگیا وہاں سے۔ 1953ء میں انہوں نے دوسری شادی کی حیدرآباد دکن سے ایک خاتون حمیدہ بیگم سے۔ ان سے ان کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے خواجہ بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں تعلیم الاسلام اسکول قادیان کے اور ان کی ایک بیٹی سلیمہ قمر صاحبہ نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل اشاعت لندن کی اہلیہ ہیں۔ اسی طرح ایک اور داماد بھی آپ کے حفیظ بھٹی صاحب قادیان میں سلسلہ کی خدمت کررہے ہیں۔

نصیر قمر صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں ان کی بیٹی کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو سادہ مزاج جفاکش خوش مزاج خلافت کے شیدائی نہایت شریف النفس انسان تھے اور کہتی ہیں جب میں شادی ہوکے ربوہ گئی ہوں تو مجھے کہا، میں ذرا افسردہ تھی، کہا، افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں تم تو خوش قسمت ہو کہ ہر جمعہ کو خلیفہ وقت کا خطبہ براہ راست سنا کروگی۔ ہر وقت ان کی خواہش ہوتی تھی کہ مسجد میں جایا کروں ہر نماز میں۔ چند سال پہلے سٹروک ہوا جس کی وجہ سے مسجد نہیں جا سکتے تھے تو ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے اور لوگوں کو کہتے تھے یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری ٹانگوں میں اتنی جان ڈال دے کہ میں مسجد جاسکوں اور بیشمار نیکیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ باوجود غربت کے تنگی حالات کے انہوں نے اپنی بیٹیوں کو بھی پڑھایا اور بی.اے تک تعلیم دلوائی اور بیٹے نے بھی ایم.ایس.سی بی.ایڈ اور ایم.اے کیا جیسا کہ میں نے بتایا تعلیم الاسلام اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اور اولاد در اولاد کو نسلوں کو خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے اور جو انہوں نے قربانیاں کی ہیں وہ آئندہ بھی ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی اس کو یاد رکھنے اور وفا کا تعلق رکھنے کا جماعت سے توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 2؍جون 2017)

کلامُ الامام

”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاؤ“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 - 122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

اسلام میں بزرگوں کا ادب واحترام
بالخصوص والدین سے حسنِ سلوک کی عظیم الشان تعلیم

محمد عبد الباقی، امیر ضلع بھاگلپور، بہار

10۔اکتوبر 2016 کو ’’ورلڈ ایلڈرلی ڈے‘‘ کے موقع پر ضلع بھاگلپور صوبہ بہار کے مسلم ایجوکیشن کمیٹی ہال میں ’’نیوٹریشن سوسائٹی آف انڈیا‘‘ کی طرف سے ایک روزہ سیمینار منعقد کیا گیا۔اس سیمینار میں مکرم محمد عبد الباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور صوبہ بہار، ریٹائرڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو گیسٹ آف آنر کے طور پر مدعو کیا گیا تھا۔آپ نے
Ageing in Indian Scenario : Problems, Challenges and Solutions
کے موضوع پر ایک معلوماتی تقریر کی اور ساتھ ہی بزرگوں کی تعظیم وتکریم کے متعلق اسلامی نظریہ بھی بیان فرمایا۔ سیمینار میں بھاگلپور شہر کی نامور شخصیات کے علاوہ یونیورسٹی کے بہت سارے پروفیسرز اور سینکڑوں طالب علم شامل ہوئے تھے۔ذیل میں آپ کی تقریر کا خلاصہ قارئین بدر کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

سال 2005ء میں یونیسکو کے اندازہ کے مطابق دُنیا میں 60 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کی تعداد قریب 590 ملین تھی اور بتایا گیا تھا کہ 2025ء تک یہ تعداد دوگنی ہوجائے گی۔

ہندوستان میں بزرگوں کی تعداد 2001ء میں 7.2 کروڑ تھی یعنی کل آبادی کا تقریباً 8 فیصد اور 2025ء تک اس کے بڑھ کر کل آبادی کا 18 فیصد ہوجانے کا اندازہ بتایا گیا ہے۔

بزرگوں کی عموماً تین پریشانیاں بیان کی جاتی ہیں:

1) Economic Problems.
2) Physical and physiological problems.
3) Poycho-Social problems.

بزرگوں سے متعلق سب سے پہلی Debate یُو.این میں 1948ء میں ارجنٹینا کی پہل پر ہوئی تھی۔ 1971ء میں جنرل اسمبلی نے سیکرٹری جنرل سے اس سے متعلق ایک comprehensive رپورٹ تیار کرنے کی ہدایت جاری کی تھی، تاکہ نیشنل اور انٹرنیشنل level پر اس ضمن میں ضروری اقدام اٹھائے جاسکیں۔

26 جولائی 1978 کو جنرل اسمبلی نے بزرگوں سے متعلق پہلی ورلڈ کانفرنس Vienna میں کی تھی جس میں بزرگوں کی مشکلات کو دُور کرنے کیلئے پلان کیا گیا تھا۔

1992ء میں یُو.این جنرل اسمبلی نے یہ فیصلہ لیا تھا کہ آئندہ 1999 کو ’’انٹرنیشنل اِیئر آف دِی اولڈر پرسنس‘‘ ہوگا۔

یُو. این جنرل اسمبلی نے ہر سال یکم اکتوبر کو ’’انٹرنیشنل ڈے فار دِی ایلڈرلی‘‘ منانے کا فیصلہ کیا اور اسی کے تحت آج ہم لوگ یہ سیمینار کررہے ہیں۔

اگرچہ انڈین کانسٹی ٹیوشن کے آرٹکل 41 اور 46 میں weaker section یعنی زیادہ عمر کے لوگوں کو لاحق مختلف پریشانیوں کے دُور کرنے سے متعلق حکومت کے ذریعہ قدم اٹھانے کے حق کا ذکر ہے لیکن چونکہ یہ directive principles کے اندر آتے ہیں اس لئے اسے لاگُو کرنے کے لئے کورٹ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا جاسکتا ہے۔ پھر بھی وقتاً فوقتاً سرکار نے اس تعلق میں اقدامات کئے ہیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد خاکسار بزرگوں کے ادب واحترام بالخصوص والدین سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۝

(سورہ بنی اسرائیل آیت 25،24)

ترجمہ :: اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کردیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اَے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنے کی زبردست تعلیم دی ہے۔

اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 84، سورۃ النساء کی آیت نمبر 37 اور سورۃ الانعام کی آیت نمبر 152 میں اللہ تعالیٰ نے والدین سے احسان کا معاملہ کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان میں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا تاکیدی ارشاد فرمایا اور خصوصیت کے ساتھ ماں کے احسانات کا ذکر کرکے اس کا شکر ادا کرنے کے بارے میں تعلیم دی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ۝

ترجمہ :: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی ۔اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اُٹھائے رکھا۔اور اس کا دودھ چھڑانا دوسال میں (مکمل) ہوا۔(اُسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اسی طرح سورۃ الاحقاف آیت نمبر 16 میں بھی اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنے کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔

اب خاکسار احادیث میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات پیش کرتا ہے۔ بڑوں کا ادب اوران کی تعظیم کے متعلق حدیث ہے کہ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزّت نہیں کرتا ۔(ترمذی کتاب البرّ والصلۃ باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 706)

اسی طرح چھوٹے بڑے، حاجتمند اور ناداروں کی ضروریات کا خیال رکھنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اِمام (مُراد حاکم ۔ ناقل) حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کردیتا ہے۔حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو مقرر کردیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے ۔ (ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 648)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں ۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 712)

والدین سے حسن سلوک کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات پیش ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حُسنِ سلوک کرے اور صِلہ رحمی کی عادت ڈالے۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۶۶، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 400)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں ۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں ۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں ۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حُسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبۃ ومسلم، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 394)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں : اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

(بخاری کتاب الشھادت باب شھادت الزور، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 849)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بڑے گناہوں میں شمار ہوتا ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے ۔صحابہؓ نے عرض کیا اَے اللہ کے رسول! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جب ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے ۔اسی طرح جب وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے ۔(تو گویا اس طرح اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی) (بخاری کتاب الادب باب لایسب الرجل والدہ، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 852)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے والدین کے متعلق ہی نہیں بلکہ دوسرے کے ماں باپ کے ادب واحترام کو بھی لازم قرار دیا۔اسی طرح آپ نے والدین کے دوستوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت ابو اُسَید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یارسول اللہ والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو مَیں ان کیلئے کرسکوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں ۔تم اُن کیلئے دعائیں کرو، اُن کیلئے بخشش طلب کرو، اُنہوں نے جو وعدے کسی سے کررکھے تھے اُنہیں پورا کرو۔ان کے عزیز واقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں انکے ساتھ کیا کرتے تھے اور انکے دوستوں کے ساتھ عزّت واکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برّ الوالدین)

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابلِ مذمّت اور بدقسمت ہے! لوگوں نے عرض کیا حضور! کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کرکے جنّت میں داخل نہ ہوسکا۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب رغم انف مَن ادرک ابویہ، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 395)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین آپؐ کی کم عمری میں ہی فوت ہوگئے تھے۔رضاعی والدہ کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ ان کی بہت عزت کرتے اور ان کی ضروریات کا پورا خیال رکھتے۔مکہ اور مدینہ میں جب بھی آپ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ آپؐ کے پاس آئیں آپؐ نے ان کی خوب عزت کی اور تحائف سے نوازا۔ حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔آپؐ گوشت تقسیم فرمارہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی تو حضوؐر نے اس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی ۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضور اس قدر عزّت افزائی فرمارہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضوؐر کی رضاعی والدہ ہیں ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی بر الوالدین، بحوالہ حدیقۃ الصالحین مصنفہ ملک سیف الرحمٰن صاحب، حدیث 396)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے والدین سے احسان کا معاملہ کریں اور بڑوں کا ادب واحترام کرنے والے ہوں۔آمین۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28؍اپریل 2017ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب (آف جلنگھم، یو.کے.)

21؍اپریل 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو غانا اور سیرالیون میں بطور مبلغ سلسلہ طویل عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم کنج احمد ماسٹر صاحب (آف پینگاڑی کیرالہ انڈیا)

15؍مارچ 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے 1962ء میں بیعت کی۔ شدید مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے اور ایمان میں ترقی کرتے ہوئے مختلف رنگ میں قربانیاں پیش کیں۔ بطور زونل امیر، صوبائی زعیم اور مقامی جماعت میں بطور امام الصلوٰۃ کے علاوہ مختلف دیگر حیثیتوں میں پچاس سال تک جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ ملیالم ترجمہ قرآن اور دیگر جماعتی تراجم کے کاموں میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ مرحوم نمازوں کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، فعال داعی الی اللہ اور بڑے مخلص احمدی تھے۔ 1989ء میں ضلع کالی کٹ میں غیر احمدیوں کے ساتھ جو مباہلہ ہوا تھا اس میں اپنی اہلیہ اور بڑے بیٹے کے ساتھ شامل ہوئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مصدق احمد صاحب بطور امیر جماعت بنگلور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری غلام محمد صاحب (آف لاہور)

23؍فروری 2017ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور پرہیزگار انسان تھے۔ خلافت سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ یہاں ہر سال جلسہ سالانہ پر آتے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔ اولاد کو بھی خلافت سے وابستگی سکھائی۔ اپنی جماعت میں شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے شفیق باپ اور اولاد کیلئے دعائیں کرتے رہتے۔ آڈٹ آفیسر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم عبدالحئی فاروقی صاحب (ابن مکرم عبداللطیف فاروقی صاحب، کینیڈا)

بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ کی نسل سے تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے پابند، دعاگو انسان تھے۔ خلافت کے شیدائی اور خلیفۂ وقت سے محبت اور اطاعت گذاری کا تعلق رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں بھی بہت اچھے تھے۔ نہایت شریف النفس، ملنسار، غریب پرور اور جماعتی عہدیداران کی اطاعت میں مثالی تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب (آف کینیڈا)

28؍مارچ 2017ء کو 87 سال کی عمر میں کیلگری میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے فدائی اور بڑے محنتی انسان تھے۔ لاہور اور پشاور میں مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ الفضل میں آپ کی نظمیں بھی چھپتی رہی ہیں۔ مرحوم مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل کے داماد تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(5) مکرم نعیم الرحمن صاحب (ابن مکرم حکیم عطاء الرحمن صاحب مرحوم معلم وقف جدید، ربوہ)

19؍فروری 2017ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ وقف جدید کے معلم رہے۔ وکالت علیاء میں بھی ایک سال تک بطور محرر کام کیا۔ نیز طاہر آباد ربوہ کے پلاٹوں کی فروخت اور ریکارڈ وغیرہ کا کام کرتے رہے۔ مرحوم بہت خیال رکھنے والے، غرباء کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ مکرم ضیاء الرحمان صاحب (کارکن وقف جدید) اور مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب (مربی سلسلہ، نائب ناظر بیت المال خرچ) کے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3؍مئی 2015ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آپس میں ان کے تعلق ہمیشہ اچھے اور قائم رہیں اور آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح اور دین کی خدمت کرنے والی ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ ثمرہ احمد جمیل بنت مکرم اطہر احمد جمیل صاحب کا ہے جو عزیزم سمیر احمد خان ابن مکرم شاہد احمد خان صاحب جلنگھم کے ساتھ تیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عمارہ انور بنت مکرم محمد انور صاحب کا ہے جو عزیزم شہزاد نعیم ابن مکرم ساجد نعیم صاحب شہید کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ امۃ الشافی احمد بنت مکرم حفیظ بھٹی صاحب کا ہے جو عبدالسلام عودہ ابن مکرم مسعود محمود عودہ صاحب کبابیر کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم منیر عودہ صاحب عبدالسلام عودہ کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ایمن شاہ بنت مکرم سید عرفان احمد شاہ صاحب نیو مالڈن کا ہے جو عزیزم عمیر احمد ابن مکرم ظفر عباس صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے مبارک ہونے کے لئے، ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5 مئی 2017ء)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

جماعتی رپورٹیں

مجلس انصار اللہ بنگلور کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مورخہ 2 راپریل 2017 کو احمدیہ مسجد میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''پیغام صلح'' کا درس دیا گیا۔ مورخہ 8 راپریل 2017 کو BEL محلہ کی ایک مسجد کے امام مکرم مظہر احمد صاحب سے ملاقات کر کے انہیں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ مورخہ 16 راپریل 2017 کو ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے کی۔ نظم مکرم بی ایم خلیل احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرم میر عبدالحمید صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر ایک محفل سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 22 اور 23 راپریل 2017 کو مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے ایک تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں خاکسار اور مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے تقریر کی۔ مورخہ 24 راپریل 2017 کو حلقہ سیوانگر میں مکرم محمد حشمت اللہ صاحب نائب امیر کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں خاکسار اور مکرم میر عبدالحمید صاحب نے تقریر کی۔

واقفین نو بنگلور کی تربیتی و تعلیمی کلاس

مورخہ 10 تا 16 راپریل 2017 کو واقفین نو اور اطفال الاحمدیہ کی مشترکہ تربیتی و تعلیمی کلاس کا انعقاد ہوا۔ روزانہ صبح 11 بجے سے دوپہر 2 بجے تک کلاس لگائی گئی جس میں نصاب وقف نو کے علاوہ دینی معلومات اور قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ اس کلاس میں چھ سے بارہ سال کی عمر کے بچوں نے شرکت کی۔

(سید شارق مجید، زعیم مجلس انصار اللہ و سیکرٹری وقف نو بنگلور)

جماعت احمدیہ بھاگنا ماری میں فضل عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ بھاگنا ماری ضلع نلباری گوہاٹی میں مورخہ 3 تا 12 رمئی 2017 کو فضل عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں خدام و اطفال اور ناصرات نے شرکت کی۔ اس کلاس میں شاملین کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھایا گیا۔ علاقہ کے غیر احمدی احباب پر اس کا بہت مثبت اثر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کا حقیقی لطف آپ لوگوں کو ہی حاصل ہے۔ کلاس کے اختتام پر ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کافلہ بوری اور کاناپارا کے احباب بھی شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں 10 غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے آخر پر غیر از جماعت احباب کے سوالوں کے جواب بھی دیئے گئے۔ آخر پر قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کرنے والے بچوں اور طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ (ظہور الحق، مبلغ انچارج کامروپ میٹرو، آسام)

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں فری ہومیوپیتھی کیمپ

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 7 رمئی 2017 کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی ہدایت پر فری ہومیو پیتھی کیمپ لگایا گیا۔ کیمپ کی تشہیر کیلئے شہر بھر میں ایک ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے گئے اور آٹھ بینرز لگائے گئے۔ مکرم مجیب احمد سندی صاحب صدر جماعت ساونت واڑی نے اس سلسلہ میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے ڈاکٹر ستیا جیت لیلے صاحب سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کا پیغام دیا اور ہومیوپیتھی کیمپ میں شرکت کی درخواست کی۔ موصوف اپنی اہلیہ ڈاکٹر سونل لیلے کے ساتھ تشریف لائے۔ صبح 9 بجے سے شام 5 بجے تک کیمپ جاری رہا۔ کثیر تعداد میں مریضوں نے استفادہ کیا۔ خدام، اطفال، انصار اور لجنہ کی انتھک محنت سے یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔ اس کیمپ کی خبریں ''دینک ودربھ'' اور ''سچ دی پٹاری'' میں شائع ہوئیں۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 30 راپریل 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زاہد الرحمن خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم کاشف احمد رائچوری نے پڑھی۔ عزیزم علیم احمد خان نے عربی قصیدہ پڑھا۔ بعدہ مکرم جعفر علی خان صاحب معلم ممبئی نے بعنوان ''حضور ﷺ کا تعلق باللہ'' تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم منظور عالم صاحب نے بعنوان ''اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ آنحضورؐ کے اقوال کی روشنی میں'' کی۔ بعدہ مکرم عبادت الحق خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ تیسری تقریر مکرم مسرت احمد منڈاسگر صاحب نے ''سیرت آنحضور ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ'' کے موضوع پر کی۔ آخر پر خاکسار نے آنحضور ﷺ کی صلہ رحمی کے موضوع پر خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالہادی کاشف، مبلغ سلسلہ ممبئی)

۞ جماعت احمدیہ چھوٹو کولکاتا ضلع ہاوڑہ میں مورخہ 14 رمئی 2017 جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج کولکاتا، مکرم مولوی سیف الدین صاحب مبلغ انچارج خون ڈانگا اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں 15 غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ (اکبر خان، مبلغ انچارج، ہاوڑہ)

۞ جماعت احمدیہ ہوگلہ بنگال میں مورخہ 17 رمئی 2017 کو مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع دکھن 24 پرگنہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حامد حسین صاحب نے کی۔ مکرم عبدالمنان صاحب نے ایک نعت بزبان بنگلہ پڑھی۔ بعدہ مکرم غازی الرحمن صاحب، مکرم محمد سیف الدین صاحب نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ ناصرات الاحمدیہ نے ایک ترانہ پڑھا۔ بعدہ مکرم سراج الدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 200 رافراد شامل ہوئے۔ علاقہ کے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب نے بھی جلسے میں شرکت کی۔

(قاضی طارق احمد، مبلغ انچارج ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ، بنگال)

۞ جماعت احمدیہ لدھیانہ میں مورخہ 23 راپریل 2017 کو مکرم معین الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لدھیانہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جاں نثار صاحب نے کی۔ نظم مکرم مسرور احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ریاض الدین صاحب، مکرم رؤف صاحب، عزیزم دانیال

محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ
اہلیہ محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم کا ذکر خیر

خاکسار کی والدہ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (معصومہ خاتون) اہلیہ محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم ابن حضرت چوہدری نور احمد صاحب چیمہ داتہ زید کا سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ آپ کی پیدائش تقریباً 1930 میں جمگاؤں ضلع بھاگلپور (بہار) میں ہوئی۔ آپ کی شادی 1953 میں ہوئی۔ آپ مورخہ 11 رمئی 2017 بروز جمعرات صبح 10 بجے قادیان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 88 سال تھی۔ والدہ صاحبہ موصیہ تھیں۔ 15 راپریل 1953 کو وصیت کی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں مورخہ 12 رمئی 2017 بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی۔ آپ نے تادم آخر اپنے خاوند درویش مرحوم کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی اور انکساری کے ساتھ وقت گزارا اور اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کر کے جماعتی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ نے ساری زندگی خلیفہ وقت کے ہر حکم کو مانتے ہوئے اپنی اولاد کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ آپ اپنے بچوں کو ہمیشہ خلیفہ وقت کو دعا کیلئے خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلاتی رہتی تھیں۔ 2005 میں جب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان میں ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ اس خوش قسمتی پر نازاں تھیں کہ حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ خلافت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی اس میں حصہ لیتیں اور جب حضور انور تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرماتے تو فوراً اپنے حلقہ کی سیکرٹری مال سے رابطہ کرتیں اور اپنا وعدہ لکھوا کر ادائیگی کرتیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ باجماعت نمازوں کی پابند تھیں اور اپنی اولاد کو ہمیشہ پنجوقتہ نماز باجماعت پڑھنے کی تلقین کرتی رہیں۔ آپ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں مگر آپ کی شدید خواہش تھی کہ ہم سب بھائی بہن پڑھیں اور اللہ کے فضل سے ہم سب بھائی بہنوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور بہت خوش تھیں کہ میرا ایک بیٹا وقف زندگی بھی ہے۔

آپ انتہائی خوش مزاج، صابرہ، ہنس مکھ اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی تھیں اور ہر بات پر الحمد للہ کہتیں اور شکوہ شکایت سے دُور رہتیں۔ آپ کی خوش مزاجی کی وجہ سے ہمارے گھر میں ہر کوئی آنے والا خوش و خرم واپس جاتا۔ آپ جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام کرنے کیلئے قبل از جلسہ ہی تاکید کرنے لگتیں کہ تمام کام مکمل کر لیں۔

سال 1988 میں محترم والد صاحب کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کی مثالی خدمت کی اور ہمارے لئے ایک نہایت عمدہ نمونہ خدمت اور ایثار کا چھوڑا۔ آپ مہمانوں کی آمد سے خوشی محسوس کرتیں اور ان کا خیال رکھتی تھیں اور ہم کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ اپنے گزارہ الاؤنس سے کچھ نہ کچھ نکال کر ضرور کسی ضرورت مند کو دیتیں۔ سفر پر جانے سے قبل صدقہ دینے کی تلقین کرتیں اور جمعہ کے روز سفر سے منع کرتیں۔ بچوں، پوتوں، پوتیوں کو ایک لمبا عرصہ آپ کی خدمت نصیب ہوئی۔ آپ کے تین بیٹوں اور ایک بیٹی میں سے بڑے بیٹے کی وفات ہو چکی ہے۔ چھوٹا بیٹا منور احمد امریکہ میں ہے اور بیٹی قادیان میں درویش کی بہو ہیں اور خاکسار کو خدمت سلسلہ کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ و مغفورہ کے درجات بلند کرے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری منصور احمد چیمہ، ناظم تشخیص جائداد موصیان قادیان)

احمد اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایوب علی خان، مبلغ سلسلہ لدھیانہ)

۞ جماعت احمدیہ پارولی میں مورخہ 30 راپریل 2017 کو مکرم مسلم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ پارولی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صدر جلسہ نے آنحضور ﷺ کا اللہ سے پیار کے موضوع پر حدیث پیش کی۔ خاکسار نے آنحضور ﷺ کا غریبوں اور یتیموں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم سراج الدولہ صاحب نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

رمضان کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تربیتی اجلاس

مورخہ 21 رمئی 2017 کو جماعت احمدیہ پارولی میں مکرم صدر صاحب پارولی کی زیر صدارت رمضان کی اہمیت و برکات کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مسلم خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم اکرم خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے رمضان کی اہمیت و برکات اور لیلۃ القدر وغیرہ امور کے متعلق تقریر کی۔ اس جلسہ میں 6 زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ (حلیم خان شاہد، مربی سلسلہ پارولی، مورینہ، ایم.پی)

نور ہسپتال میں ایک دعائیہ تقریب

مورخہ 27 رمئی 2017ء کو بعد نماز مغرب نور ہسپتال قادیان میں ایک دعائیہ تقریب زیر صدارت محترم ناظر اعلیٰ صاحب منعقد ہوئی جس میں نور ہسپتال میں نصب کی جانے والی Dialysis مشین کا افتتاح ہوا۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ آپ نے فرمایا کہ تقسیم ملک کے بعد احمدیہ شفاخانہ جاری ہوا تو مالی وسعت نہ ہونے کی وجہ سے بہت کم دوائیاں اور علاج کی سہولیات تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نور ہسپتال نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ناظر امور عامہ نے کہا کہ اب مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹر صاحبان الگ الگ دنوں میں نور ہسپتال میں آیا کریں گے اور اس سے نور ہسپتال میں آنے والے مریضوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ اس موقع پر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اور وکیل اعلیٰ تحریک جدید و دیگر ناظران موجود تھے۔

(شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8251: میں فاصل احمد ولد مکرم کے ایم جمیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الصدیق ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے ریاض احمد العبد: فاصل احمد گواہ: منور احمد

مسل نمبر 8252: میں پروین احمد قمر ولد مکرم کاشی ناتھ نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 2008، مستقل پتہ: خمار پدر ڈاکخانہ پاڈپر ضلع کالاہانڈی صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/7200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: پروین احمد قمر گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 8254: میں ثمینہ خاتون زوجہ مکرم قیام الدین صاحب معلم سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1996، موجودہ پتہ: پنداوں ڈاکخانہ مانکاواس ضلع بھوانی صوبہ ہریانہ، مستقل پتہ: قادیان، تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 کو 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ناصر الامۃ: ثمینہ خاتون گواہ: داؤد احمد خان

مسل نمبر 8255: میں جمیل خان ولد مکرم نسیم خان عرف ہوا سنگھ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن باس خورد تحصیل ہانسی ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلیمان خان العبد: جمیل خان گواہ: طاہر احمد ناصر

مسل نمبر 8256: میں نظیمہ بیگم زوجہ مکرم محمد محبوب پاشا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2006، موجودہ پتہ: جماعت رام چندر پورم ضلع ایسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیس، مستقل پتہ: جماعت احمدیہ تھرور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیور طلائی: 1 سیٹ 1.50 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 7 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد خالد الامۃ: نظیمہ بیگم گواہ: طیبہ صاحبہ

مسل نمبر 8257: میں ثناء سلطانہ زوجہ مکرم محمد اکبر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2000، موجودہ پتہ: ونگالپوڑی ضلع ایسٹ گوداوری، صوبہ آندھرا، مستقل پتہ: کاٹرا پلی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ہار و 1 جوڑی کان کا سیٹ 2 تولہ 3 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 6 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ سالار احمد الامۃ: ثناء سلطانہ گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8258: میں افسانہ بیگم زوجہ مکرم محمد اکبر صاحب معلم سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن Thammadapally ظفر گڑھ ضلع جانگم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سیٹ 2 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد خالد الامۃ: افسانہ بیگم گواہ: عارف احمد خان غوری

مسل نمبر 8259: میں زبیدہ بیگم زوجہ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جماعت نلابیلی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، مستقل پتہ: جماعت تمڑ پلّی ضلع زنگاؤں صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 سیٹ 2 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پائل 2 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد سلیم الامۃ: زبیدہ بیگم گواہ: وزیر احمد

مسل نمبر 8260: میں یاسمین بیگم زوجہ مکرم محمد اکبر صاحب معلم سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: کٹاکشاپور ملّم پلّی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، مستقل پتہ: کوندور، رائے پرتھی ضلع ورنگل (رُورَل) صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3.50 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 15 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رحیم پاشا الامۃ: یاسمین بیگم گواہ: وزیر احمد

مسل نمبر 8261: میں بشیر احمد ولد مکرم عبد النبی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن وڈیمان ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم راپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جلال احمد العبد: بشیر احمد گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8262: میں محمد یعقوب پاشا ولد مکرم محمد محبوب علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جماعت احمدیہ نرملہ ضلع جنگاؤں صوبہ تلنگانہ، مستقل پتہ: جماعت احمدیہ تمڑ پلّی ضلع جنگاؤں، صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/7340 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد خالد العبد: محمد یعقوب پاشا گواہ: عارف احمد غوری

مسل نمبر 8263: میں شیخ مولانا ولد مکرم شیخ امام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1987، ساکن کپتان بنجرہ ڈاکخانہ مچرلہ تحصیل کالے پلی ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین: 1 ایکڑ زمین قیمت تقریباً 6 لاکھ روپے، یہ زمین خاکسار کے آبائی وطن کٹاکشا پور ضلع ورنگل میں ہے، ایک مکان 240 گز پر مشتمل نیز 120 گز زمین پر ایک عارضی شیڈ جس میں خاکسار کی رہائش ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: حسین العبد: شیخ مولانا گواہ: شیخ اسمٰعیل احمد

مسل نمبر 8264: میں شیخ ناگل میرا ولد مکرم شیخ ولی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی عمر 48 سال تاریخ بیعت 2007، ساکن کپتان بنجرہ ڈاکخانہ مچرلہ تحصیل کالے پلی ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین :2.50 ایکڑ سروے نمبر 251، ایک ذاتی مکان 350 گز پر مشتمل ۔میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد علی | العبد: شیخ ناگل میرا | گواہ: محمد حسین

مسل نمبر 8265: میں زاہدہ کوثر زوجہ مکرم یاسین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20؍جنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 6.560 گرام 22 کیریٹ، زیورنقرئی:70.880 گرام ،حق مہر:-/60,000۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید رشید احمد شمیم | الامۃ: زاہدہ کوثر | گواہ: عبدالمناف

مسل نمبر 8266: میں محمد طاہرہ بیگم زوجہ مکرم محمد حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن کپتان بنجرہ ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: سیٹ 1 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: مبلغ 800 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد علی | الامۃ: محمد طاہرہ بیگم | گواہ: محمد حسین

مسل نمبر 8267: میں طیبہ ماریہ زوجہ مکرم عبدالقدوس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن وجے کالونی، نیوعثمان پور صوبہ دہلی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر:-/25,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی:3 تولہ 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقدوس | الامۃ: طیبہ ماریہ | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8268: روبی بانو زوجہ مکرم عبدالمنان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن وجے کالونی، عثمان پور صوبہ دہلی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر:-/30,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی:2 تولہ 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمنان | الامۃ: روبی بانو | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8269: میں صباح السلام نور ولد مکرم محمد سلیم نور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 2017، موجودہ پتہ:F6، دوسری منزل، جواہر پارک، دیولی روڈ، نئی دہلی، مستقل پتہ: c/o محمد سلیم نور صاحب، شنکر پور، شاکجی پٹی، بھدرک، اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم؍اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/40,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ فاتح الدین | العبد: صباح السلام نور | گواہ: جے شفیق احمد

مسل نمبر 8270: میں محمد یونس کھانڈے ولد مکرم محمد رمضان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن زورا (مانلو) پوسٹ آفس تحصیل وضلع شوپیان صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔3 کنال زمین بمقام مانلو مشترک 3 بھائیوں میں۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد خان | العبد: محمد یونس کھانڈے | گواہ: ریاض احمد رضوان

مسل نمبر 8271: میں سراج الحق ولد مکرم عبدالرحیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن اَوگام، کولگام صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔1 مکان 6 مرلہ زمین پر مشتمل بمقام اَوگام، زمین ملکیت 6 کنال بمقام اَوگام ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماسٹر فرید احمد ڈار | العبد: سراج الحق | گواہ: شبیر احمد

مسل نمبر 8272: میں سلمان زاہد ولد مکرم محمد زاہد قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14؍اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد زاہد قریشی | العبد: سلمان زاہد | گواہ: ایم.ابوبکر

مسل نمبر 8273: میں عارفین احمد ولد مکرم محمد زاہد قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14؍اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد زاہد قریشی | العبد: عارفین احمد | گواہ: ایم.ابوبکر

مسل نمبر 8274: میں سید شائق احمد ولد مکرم سید عبدالحمید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن حمید منزل، جبار چک، تاتارپور روڈ ضلع بھاگلپور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔بھاگلپور میں مکان (وارڈ نمبر 15، ہولڈنگ نمبر 6B) 2.475 ڈسمل، خانپور ملکی میں مشترکہ مکان اور زمین (خسرہ نمبر 407,370) 14.75 ڈسمل، خانپور ملکی میں ذاتی زمین (کھیتی زمین، خسرہ نمبر 254) 20.50 ڈسمل۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/45,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی | العبد: سید شائق احمد | گواہ: دیدار الحق

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

تحریک جدید کی پہلی ششماہی
اور مخلصین جماعت سے للّٰہی تعاون کی دردمندانہ اپیل

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہوکر 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے 30 اپریل کو سالِ رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال افراد جماعت احمدیہ بھارت نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے گئے تحریک جدید کے 83 ویں سال کے بابرکت اعلان پر مشتمل خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016 کی تعمیل میں اپنے وعدوں میں خوش کن اضافہ کیا ہے۔ لیکن چھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی بعض جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی بہت کم ہوئی ہے، جو فکر انگیز ہے۔ واضح رہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مرحمت فرمودہ ٹارگیٹ کو پورا کرنے کیلئے اب چھ ماہ سے بھی کم وقت باقی رہ گیا ہے جبکہ چندہ تحریک جدید کی جلد تر ادائیگی سے متعلق بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:

”احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ اس کی ادائیگی سال کے آخر تک نہ رہنی چاہئے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔“

(خطاب مجلس مشاورت فرمودہ 12 فروری 1936)

چندہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق چونکہ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین سے ہے اس لئے سیّدنا مصلح موعودؓ نے سیکرٹریان تحریک جدید کو بھی تاکید کی ہے کہ:

”چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کیلئے فوراً روپے کی ضرورت ہے سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپے جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سیکرٹری وکیل المال تحریک جدید کے نام بھجواتے رہیں۔“

(کتاب مالی قربانیاں، صفحہ 34)

آپ کے ضلع کی جماعتوں/ مقامی جماعت کے سال رواں کے مجموعی وعدوں اور 30 اپریل تک ادائیگی کی ششماہی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جارہی ہے۔ جملہ ضلعی و مقامی امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر مخلصین جماعت کے وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں موثر کارروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھی بھرپور تعاون کریں۔ چونکہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام شروع ہوچکے ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہ مقدس کے اختتام تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو بپایہ قبولیت جگہ دے۔ تمام مخلصین جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے پناہ فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید، قادیان)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11 مئی 2017 بروز جمعرات بیٹے سے نوازا ہے۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ”ولید احمد“ رکھا ہے۔ زچہ بچہ دونوں کی صحت و تندرستی، نیز بچے کے نیک، خادم دین اور روشن مستقبل ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (شیخ منان، مبلغ سلسلہ بہار)

اعلان نکاح

مورخہ 20 مئی 2017 کو خاکسار کے بیٹے عزیز سہیل احمد ساکن سنتوش نگر، سعید آباد (حیدرآباد) کا نکاح عزیزہ جمال النساء بیگم بنت مکرم محمد غوث صاحب ساکن حبشی گوڑا تحصیل اُوپل حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم محمد اکبر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب ایڈیٹر اخبار بدر تیلگو نے پڑھایا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (بشیر احمد آر۔ ٹی بی، حیدرآباد)

قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں
بچوں سے قرآن کا دور مکمل کروائیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے۔ اس پر میرے خطبات، تقاریر اور کلاسیں وغیرہ آتی ہیں اسی طرح اور بہت سے مفید پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جن سے دینی تعلیمات اور عقائد کا پتا چلتا ہے۔ اس نعمت سے خود بھی استفادہ کریں اور اہل و عیال کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں ...... انہیں باقاعدگی کے ساتھ نمازیں پڑھنے اور روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں ...... ابھی چند دنوں تک انشاء اللہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ نیکی اور روحانیت میں ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں عبادات اور نیک کاموں کی مشق ہوتی ہے۔ جن پر روزے فرض ہیں اور انہیں کوئی عذر نہیں ہے وہ روزے رکھیں۔ فرض نمازوں اور نوافل کا اہتمام کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ بچوں سے قرآن کا دور مکمل کروائیں اور پھر ان نیک باتوں کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین۔“ (پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ہالینڈ 2016)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

ماہ صیام کی بابرکت آمد اور چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی

الحمدللہ کہ ایک مرتبہ پھر روحانی بہار کا مہینہ رمضان ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت کا، دوسرا مغفرت کا اور تیسرا آگ سے نجات کا ہے۔ یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار بھی کہلاتا ہے۔ رمضان المبارک میں جہاں مومنین روزہ رکھ کر غیر معمولی عبادات الٰہیہ میں اپنے آپ کو مشغول کرلیتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرکے خدا تعالیٰ سے اجر پاتے ہیں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا سعادتمندی اور تقویٰ شعاری کا ثبوت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ مالی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم پر نازل ہورہے ہیں اور مال میں بھی کئی گنا اضافہ اللہ تعالیٰ فرمادیتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کو بھی تحریک جدید کے چندہ میں شامل کیا جائے۔

اس بابرکت مہینہ میں احباب جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی فرمائیں۔ اسی طرح مستورات اور بچے بھی اپنے وعدہ کی مکمل ادائیگی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

بانی تحریک جدید سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تم تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 1938)

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان، انڈیا)

تقریب آمین

جماعت احمدیہ فلک نما (حیدرآباد) میں مورخہ 5 اپریل 2017 کو عزیز نصیر احمد ابن مکرم عبدالعلیم صاحب جینا اور مورخہ 26 مئی 2017 کو بعد نماز جمعہ عزیز باسل احمد خان ابن مکرم سید عادل احمد خان صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم سُنا جس کے بعد انہیں قرآن کریم تحفۃً دیا گیا۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج، حیدرآباد)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
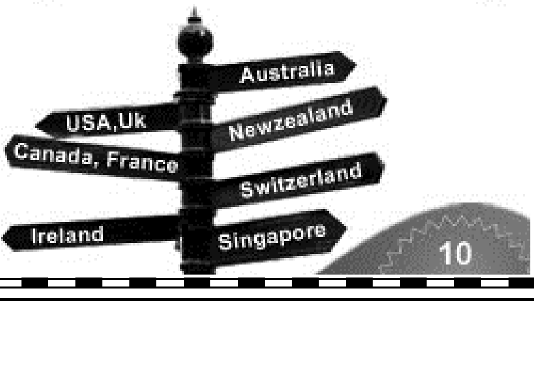

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

کھانا بھی بھول جاتا ہے چہ جائیکہ وہ کسی دوسرے کے کھیت میں جائے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو ممکن نہیں کہ گناہ کرے۔ فرماتے ہیں کہ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہوئی تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ فرمایا کہ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے جب اکیلا سمجھتا ہے تو ظاہر ہے وہ سمجھتا ہے خدا نہیں مجھے دیکھ رہا تو مطلب یہ ہے کہ وہ دہریہ ہوتا ہے اس وقت اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ فرماتے ہیں ہر چیز تقویٰ پہ ہی منحصر ہے قرآن نے ابتداء اسی سے کی ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ سے مراد بھی تقویٰ ہے، کہ انسان اگر عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت خیال کرتا ہے اور ایاک نستعین۔ کہہ دیتا ہے کہ یہ عبادت جو ہے یہ بھی تیری مدد کی وجہ سے ہی ہو رہی ہے تو توفیق دے رہا ہے تو عبادت ہو رہی ہے ورنہ یہ عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور پھر آئندہ کے لئے بھی مدد طلب کرتا ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ عبادت کی توفیق ملتی رہے۔ پس یہ ہے معیار تقویٰ کا۔ پھر فرمایا کہ دوسری سورت بھی ھدی اللمتقین سے شروع ہوتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔ پس تقویٰ ہوگا تو یہ چیزیں قبول ہوں گی اگر تقویٰ نہیں تو یہ چیزیں بھی قابل قبول نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں قرآن شریف میں یہ آیت ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا ۔ فرماتے ہیں کہ اس سے بھی مراد متقی ہیں یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدے پر قائم ہو گئے کہ اللہ ہمارا رب ہے وہی ہماری سب ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے وہی پالنے والا ہے، ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہ اور جو پچھلے عمل ہیں تمہارے ان پر بھی خوف نہ کھاؤ کیونکہ اب تم نے تقویٰ اختیار کر لیا۔ پھر آگے ہے نحن اولیاء کم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ۔ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفل ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قائم ہونے والوں کے اور پھر یہی نہیں بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں سے بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی ولی اور متکفل ہوتا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو رمضان میں اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ اپنی زندگیاں گزاریں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں متقی بنانا چاہتا ہے تا کہ اس کے بے حساب فضلوں کے دروازے ہم پر کھلیں۔ اور رمضان میں خاص طور پر اپنے فضلوں کے دروازے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے وہ کھولتا ہے۔ متقی بننے کے لئے نہ صرف برائیوں کو چھوڑنا ہے بلکہ نیکیاں بھی اختیار کرنی ہیں۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریاء، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں یعنی اگر ایک ایک خلق فردا فردا کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں اور ایسے ہی شخصوں کے لئے اَلَّا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۔ ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: جو لوگ نری بیعت کر کے یہ چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکہ دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں پر رحم کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ فرمایا کہ انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو ڈرنا چاہئے۔ اگر کسی میں تقویٰ ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہ بچایا جائے گا۔ اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس ایک اور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اپنی زندگیوں کو اس کا حصہ بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

MBBS IN BANGLADESH

SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS

EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s: 9906928638

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 8 June 2017 Issue No. 23

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2؍ جون 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیت 184 کی تلاوت کی۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

الحمد للہ کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک اور رمضان کے مہینہ سے گزرنا نصیب ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے، جو دوسری حدیث ہے اس میں واضح طور پر فرما دیا کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو تبھی گزشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے اپنے اعمال کو دیکھتا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر غور کرتا ہے اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے تو تبھی گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے اور یہی مقصد رمضان کے روزوں سے حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی بیان فرمایا ہے۔ اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے کہ تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تبھی تم روزوں سے فیضیاب ہو سکتے ہو اور شیطانی حملوں سے بچ سکتے ہو ورنہ شیطان کا یہ کھلا چیلنج ہے کہ ذرا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دُور ہوا تو فوراً اسے شیطان نے دبوچا۔ پس ایمان میں ترقی اور نفس کا محاسبہ ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ کا مورد بناتا ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

ایمان کی حالت اور معیار اور تقویٰ کی حالت اور معیار کیا ہونے چاہئیں اور یہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ایمان کی حالت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جبتک کہ خدا تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ بھاری مرحلہ جو ہم نے طے کرنا ہے وہ خداشناسی ہے اس کو پہچاننا ہے اور اگر ہماری خداشناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہے تو ہمارا ایمان ہرگز منور اور چمکیلا نہیں ہو سکتا۔ اور خداشناسی کس طرح ہوگی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے سے ہوگی۔ ایسا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے سے ہوگا جس میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات ہمارے تجربے میں آئیں گی۔ اور یہ باتیں اس وقت تجربے میں آ سکتی ہیں جب خدا کی عبادت اور اس سے تعلق کا غیر معمولی اظہار ہو رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات جب تجربے میں آتی ہیں تو پھر وہ نفسانی جذبات سے چھڑاتی ہیں اور نفسانی جذبات کمزوریٔ ایمان اور کمزوری یقین کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایمان کمزور نہ ہو اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہو تو نفسانی جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی آسائشیں اس کی املاک اس کی دولتیں جس قدر انسان کو پیاری ہیں اتنی اخروی زندگی کی نعمتیں اسے پیاری نہیں کیونکہ اگر اخروی زندگی کی نعمتیں بھی اتنی ہی پیاری ہوتیں تو پھر ان کو حاصل کرنے کے لئے بھی اتنی ہی کوشش ہوتی جتنی ان دنیاوی چیزوں کے حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہوتی۔ پس واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحیمیت اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں ہے اور اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وضاحت کے بعد یہ بات اچھی طرح سمجھ آ سکتی ہے کہ ایمان کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں ہوتا۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ فرمایا پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟ فرمایا کہ انسان کی فطرت میں یہ امر واقع ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رَتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ فرمایا اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں۔ پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہے ایک مؤمن کا محاسبہ کا طریق۔ رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے اور عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنا لینا چاہئے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا کہ ایمان کی حالت اور محاسبہ کرتے ہوئے رمضان گزارو تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے یہ دن گزارو اور اگر اس میں سے کامیاب گزر گئے تو پھر تقویٰ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا۔ اپنی عملی حالتوں کو انسان صرف رمضان میں ہی درست نہیں کرے گا بلکہ یہ فیض جاری فیض ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس طرف ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور اسلام کی تعلیم کا مقصد تو تقویٰ پیدا کرنا تھا وہی ہمیں آج نظر نہیں آتا۔ روزے رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں لیکن تقویٰ سے عاری ہونے کی وجہ سے یہی نمازیں اور روزے انہیں گناہگار بنا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کے نام پر جو آجکل ہم دیکھتے ہیں دہشت گردی ہو رہی ہے معصوموں کو قتل کیا جا رہا ہے یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ نہیں رہا۔ ایسے لوگوں کو رمضان کس طرح فائدہ دے سکتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم کرتے ہیں وہ کبھی رمضان سے فیض اٹھانے والے نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والے ہیں۔ پس ایسے وقت میں جب ظلم و بربریت کے یہ واقعات سنتے اور دیکھتے ہیں تو ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں ان ظالم لوگوں سے علیحدہ کر کے حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اپنے عملوں پر نظر رکھنی چاہئے اپنے ایمان کی مضبوطی کی فکر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ایمان کی جڑ تقویٰ اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔ پس آپ کے اس ارشاد سے یہ بات مزید کھل گئی کہ ایمان بغیر تقویٰ کے پیدا ہو ہی نہیں سکتا اور نہ صرف یہ کہ ایمان کی جڑ تقویٰ ہے بلکہ ایمان کی حفاظت اور پرورش بھی تقویٰ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ ہوگا تو اعمال نیک ہوں گے۔ اور اعمال نیک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں گے تو ایمان میں ترقی پیدا ہوگی۔ اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رمضان کی فضیلت کے پھل بھی تقویٰ میں بڑھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ تقویٰ بڑھے گا تو ایمان بڑھے گا محاسبہ کی طرف توجہ ہوگی اور جب محاسبہ کی طرف توجہ ہوگی اپنا جائزہ انسان لے گا تو نفسانی جذبات بھی پھر دبیں گے اور نفسانی جذبات کا دبنا ہی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب دلاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: کہ اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ چور چوری نہیں کرتا جب کوئی مؤمن ہو۔ یہ بالکل سچی بات ہے بکری کے سر پر اگر شیر ہو تو اس کو حلال

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad